عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ

ختم نبوت

انٹرنیشنل
جلد نمبر ۱۰، شمارہ نمبر ۲۲
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

واللہ ان کے ہاتھ میں نفع و ضرر نہیں

اے ایمان والو! اپنے کو اہل و عیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ

وہ اعمال و صفات اختیار کریں جن سے جنت میں داخل ہو سکیں۔

جادو ٹونہ کی حقیقت

اکثر و بیشتر لوگ ساحر بننے کیلئے
کفریہ کلمات وظائف پڑھتے ہیں
شیاطین کو خوش کرنے والے اعمال کرتے ہیں
ناپاک اور گندے رہتے ہیں اور یوں وہ بتدریج
کفر و شرک کی آغوش میں چلے جاتے ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی طرف سے صدر مملکت، وزراء اور اراکین کونسل کو عرضداشت

خیر التابعین حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ

اگرچہ وہ یمن میں تھے لیکن انکی محبت کی بہتر
جھانکیاں ہر آن دواں تھیں اور ان کا دل قفس کی طرح
مدینہ منورہ کی نورانی گلیوں میں سرگرداں تھا اور آپ
آفتابِ نبوۃ کی کرنوں سے مستنیر اور مبشارت کی نعمت
بارہا مست و بیخود تھے۔

عیسائی، قادیانی اور دوسری اقلیتوں کو اپنی حدود میں رہنا چاہیئے

یہ بات مدِ نظر رکھنا ہوگی کہ پاکستان ایک مسلم مملکت ہے جسکی بنیادوں میں کسی اقلیت کا نہیں مسلمانوں کا خون ہے

کیا آپ چاہتے ہیں

کہ آپ کی رقم

مسلمانوں کو مرتد

بنانے میں

استعمال ہو ؟

اس کا جواب یقیناً نفی میں ہے

تمام مسلمانوں سے ایک غیرتمند سوال

لیکن

اس کے باوجود آپ کی

لاعلمی اور بے توجہی کی وجہ سے

آپ کی رقم سے

مسلمانوں کو

مرتد بنایا جا رہا ہے

وہ کیسے ؟

آپ میں سے بعض لوگ

قادیانیوں سے خرید و فروخت

کرتے ہیں قادیانی تجارتی اداروں

سے لین دین کرتے ہیں اور

قادیانی کارخانوں کی مصنوعات

استعمال کرتے ہیں

کیا آپ جانتے ہیں ؟

اسی خرید و فروخت، لین دین کے ذریعے

قادیانی جو منافع کماتے ہیں اسی منافع یعنی

ماہانہ آمدنی کا ایک کثیر حصہ

اپنے مرکز ربوہ میں

جمع کراتے ہیں

جس کے نتیجہ میں

وہی رقم جو آپ سے کمائی جاتی ہے وہ آپ ہی

کے خلاف استعمال ہوتی ہے یعنی

مسلمانوں کو اسی رقم سے مرتد بنایا جاتا ہے

اگر آپ

قادیانیوں کے ساتھ کاروبار

و تجارت کرتے ہیں تو گویا آپ

ارتدادی کام میں بالواسطہ حصہ لے رہے ہیں

اور انکا ساتھ دے رہے ہیں

یاد رکھیے

- آپ ہی کی رقم سے قادیانی اپنی ارتدادی تبلیغ کرتے ہیں
- آپ ہی کی رقم سے قادیانیوں کے تحریف شدہ قرآنی تراجم چھپتے اور تقسیم ہوتے ہیں
- آپ ہی کی رقم سے ان کے پریس چلتے ہیں
- آپ ہی کے بل بوتے قادیانی مرکز "ربوہ" آباد ہے
- آپ ہی کی رقم سے قادیانی مبلغین اپنی ارتدادی تبلیغ کیلئے اندرون و بیرون ملک سفر کرتے ہیں

گویا قادیانیوں کی ہر حرکت میں

براہ راست نہیں تو بالواسطہ آپ بھی شریک ہیں

لہٰذا

تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ غیرت ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے قادیانیوں کے ساتھ مکمل سوشل بائیکاٹ کریں اور ان کے ساتھ لین دین، خرید و فروخت مکمل طور پر بند کردیں اور اپنے احباب کو بھی قادیانیوں سے بائیکاٹ کی ترغیب دیں۔

نوٹ کیجئے: قادیانی فتنہ والے مسلمانوں کو مرتد بنانے کیلئے کروڑوں روپیہ ہر سال خرچ کرتا ہے

مرکزی دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ

ملتان (پاکستان) فون: ۳۰۹۷۸

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

جلد نمبر ۱۰ | ۱۴ تا ۲۰ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ بمطابق ۲۰ تا ۲۶ مارچ | شمارہ نمبر ۴۲

مدیر مسئول ــــ عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱۔ نعت پاک ــــ ۴
۲۔ عیسائی، قادیانی اور دوسری نئی اقلیتیں (اداریہ) ــــ ۵
۳۔ والله ان کے ہاتھ میں نفع و ضرر نہیں ــــ ۷
۴۔ خیر التابعین حضرت اویس قرنیؒ ــــ ۸
۵۔ جادو ٹونہ کی حقیقت ــــ ۱۰
۶۔ عقل محدود ہے ــــ ۱۱
۷۔ شرعی احکام ہے ــــ ۱۲
۸۔ حضرت مولانا محمد علی جوہرؒ ــــ ۱۳
۹۔ ایک اقتباس ــــ ۱۴
۱۰۔ صحابہ کرام کے واقعات ــــ ۱۵
۱۱۔ غیر اسلامی اخلاق ــــ ۱۶
۱۲۔ ناپ تول میں تاکید ــــ ۱۶
۱۳۔ داستان ازلا ــــ ۱۷
۱۴۔ قادیانی مذہب کے پانچ ارکان ــــ ۱۹
۱۵۔ ایک عرض داشت ــــ ۲۱
۱۶۔ عقیدہ ختم نبوت ــــ ۲۳
۱۷۔ جھوٹی گواہی دینا ــــ ۲۴

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر	مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی	مولانا بدیع الزمان

سرکولیشن منیجر
محمد انور

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
قانونی مشیر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰۔ پاکستان
فون نمبر 780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۳۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر
چیک یا ڈرافٹ بنام "ویکلی ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۳-بی ... کراچی

از جانباز مرزا

ارمغانِ قادیان

آزاد کشمیر اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا یہ نظم اس وقت کہی گئی تھی

یہ باطل کے لیے دیکھو! عجب منحوس سال آیا
کہ اس سن میں غلام احمد کی امت پر زوال آیا
کہا ایوان نے یہ قادیانی غیر مسلم ہیں
کہ جب کشمیر کی اسمبلی میں یہ سوال آیا۔
نبی بننے کی ٹھانی جب سے کذابوں لٹیروں نے
بڑھا ابلیس کا حلقہ تو فطرت کو جلال آیا
فرنگی نے جو بویا تھا وہ پودا کٹنے والا ہے
خبر سنتے ہی اولادِ فرنگی کو ملال آیا۔
خدیدا کس طرح تم نے مسلمانوں کے ایمان کو
بتاؤ کس طرح یورپ کے دلالوں کو زوال آیا
حقیقت میں نبوت کا فقط دعویٰ ہی دعویٰ تھا
غرض چندے سے تھی ان کو حرام آیا حلال آیا
بہت کذاب آئے ہیں ابھی کچھ اور آئیں گے
مگر اس دور کا کذاب آیا بے مثال آیا
بہشتی مقبرے کی ہڈیوں سے آگ نکلے گی
شہیدانِ نبوت کے لہو کو جب جلال آیا
انہیں پکڑو، انہیں ڈھونڈو یہ جاسوس کا ٹولہ ہے
حکومت خود کہے گی جب حکومت کو خیال آیا
پتہ اس دن چلے گا قادیانی کون ہیں کیا ہیں
کہ جب بنگال کے جانباز چھننے کا سوال آیا۔

عیسائی، قادیانی اور دوسری اقلیتوں کو اپنی حدود میں رہنا چاہیئے

عیسائی بھی اب مطالبہ کرنے لگ گئے ہیں کہ پاکستان میں اقلیتوں کے لئے کوٹہ مقرر کیا جائے۔ اقلیتی امور کے سابق وفاقی وزیر اور اقلیتوں کے راہنما مسٹر ایم پی بھنڈارا کا ایک بیان ہماری نظر سے گذرا جو انہوں نے لندن میں دیا ہے اس بیان میں انہوں نے جو مسائل اٹھائے ہیں وہ یہ ہیں۔

۱۔ انہیں (عیسائیوں کو) سرکاری ملازمتوں میں ان کا جائز حصہ نہیں دیا جاتا۔ میرٹ کے علاوہ ان کے لئے کوٹہ بھی مقرر کیا جائے۔

۲۔ تعلیمی اداروں میں انہیں زیادہ سے زیادہ نشستیں دی جائیں سندھ میں محض اپنی قابلیت کی بنا پر میڈیکل کالجوں کے طلبہ کی ۱۵ فی صد تعداد ہندو طلبہ پر مشتمل ہے۔

۳۔ بری فوج میں بھی اقلیتوں کو نمائندگی دی جائے تمام مسلح افواج کے افسروں کے کیڈر میں اقلیتوں کو نمائندگی دی جائے۔

۴۔ انہوں نے قادیانیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ "ہندوؤں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں قادیانیوں میں بہت کم فراخدلی پائی جاتی ہے انہیں ایسے اقدام نہیں کرنے چاہئیں جس سے دوسروں کی دل آزاری ہو اس کے علاوہ قادیانی فوراً مرنے مارنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں یہ اپنے اداروں میں غیر قادیانیوں کو جگہ نہیں دیتے۔

۵۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اس وقت قومی اسمبلی، پنجاب اسمبلی اور صوبہ سرحد میں قادیانی کی نشستوں پر جو رکن ہیں وہ قادیانی نہیں بلکہ مسلم ہیں وہ تینوں بھائی ہیں۔

ہم اس بات کے مخالف نہیں ہیں کہ اقلیتوں کو ان کے حقوق نہ دیئے جائیں یا انہیں ملازمتوں میں نہ لیا جائے اس وقت جتنی بھی اقلیتیں یہاں موجود ہیں جن میں عیسائی بھی شامل ہیں ملازمتوں میں اپنے حق سے زیادہ حصہ لئے ہوئے ہیں لیکن پھر بھی یہ شکایت یا گلہ ہے کہ ان کو ملازمتوں میں جائز حصہ نہیں دیا جا رہا اور ساتھ ہی یہ مطالبہ بھی ہے کہ میرٹ کے علاوہ ان کے لئے کوٹہ بھی مقرر کیا جائے۔ ہمارے خیال میں یہ مطالبہ تو صحیح ہے کہ اقلیتوں کیلئے کوٹہ مقرر کیا جائے اس کوٹہ میں میرٹ کو اولیت دی جائے تو شاید اس پر کسی کو اعتراض نہ ہو گا۔

اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی مدنظر رکھنا ہو گی کہ پاکستان ایک مسلم مملکت ہے جس کی بنیاد میں کسی اقلیت کا نہیں مسلمانوں کا خون شامل ہے مسلمان اقلیتوں کو وہ تمام حقوق دینے کیلئے تیار ہیں جو اسلام نے انہیں دیئے لیکن اگر وہ یہ کہیں کہ انہیں کلیدی عہدے دیئے جائیں یا مسلح افواج کے کیڈر افسروں میں انہیں نمائندگی دی جائے تو یہ مطالبہ ان کا قطعی طور پر ناقابل تسلیم ہے جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں یہ ملک مسلمانوں کا ہے۔ مسلمانوں نے اس کی آزادی کے لئے بیش بہا قربانیاں دی ہیں یہاں کی اکثریت مسلمان ہے اس لئے اقلیتوں کا اکثریت والے حقوق طلب کرنا یا حکومت کی طرف سے انہیں زیادہ حقوق دینا اکثریت کے حقوق تلف کرنے کے مترادف ہے۔

یہی مسئلہ تعلیمی اداروں خصوصاً میڈیکل کالجوں کا ہے اگر ان کے خیال کے مطابق وہاں ہندو پندرہ فی صد ہیں تو وہ حکومت سے یہ مطالبہ کرنے کا حق رکھتے ہیں کہ ہندوؤں کو اس کثرت سے نہ نوازا جائے اور دوسری اقلیتوں کو بھی ان کا حق دیا جائے۔ ہمارے خیال میں ہندو ایک سرمایہ دار قوم ہے جو اپنے سرمائے کے بل بوتے پر پندرہ فی صد نشستیں حاصل کرنے میں کامیاب ہوئی ہے جنہوں نے دوسری اقلیتوں کے حقوق پر اپنی دولت کی بنا پر شب خون مارا ہے۔ اس لئے عیسائیوں اور دوسری اقلیتوں کو اس مسئلہ پر موثر آواز اٹھانی چاہئیے۔ ویسے بھی ہندو قادیانیوں کی طرح ملک کے وفادار نہیں ہیں۔ مشرقی پاکستان ہندوؤں اور قادیانی سازشوں کی وجہ سے الگ ہوا اور اب یہ دونوں اقلیتیں سندھ میں وہی کھیل کھیلنا چاہتی ہیں جو قبل ازیں مشرقی پاکستان میں کھیل چکی ہیں۔ بھارتی صوبہ راجستھان سے ملحق ہماری سرحدوں پر زیادہ تر ہندو اور قادیانی آباد ہیں جن کی بھارت میں نہ صرف غیر قانونی

آمدورفت ہے بلکہ اسمگلنگ بھی زوروں پر ہے۔ علاوہ ازیں بھارت تخریب کاری کے لئے ہندو اور قادیانیوں کو استعمال کر رہا ہے۔

کنری ضلع تھرپارکر کا علاقہ قادیانیوں اور ہندوؤں کا گڑھ ہے وہاں بڑی بڑی قادیانی سٹیٹس ہیں جہاں مبینہ طور پر بھارت سے اسلحہ پہنچ رہا ہے اور وہ اسلحہ قتل و غارت گری اغوا برائے تاوان اور ڈکیتی کی وارداتوں کے لئے سندھ میں سرگرم عمل ڈاکوؤں کے گروہوں کے پاس پہنچ جاتا ہے۔ اس لئے نہ تو پاکستان میں بسنے والے ہندو محب وطن ہیں اور نہ قادیانی۔ اگر حکومت سندھ کے حالات کو بہتر بنانے میں مخلص ہے تو پھر ان دونوں گروہوں پر نہ صرف نظر رکھنا ہوگی بلکہ حکومت کی طرف سے ان پر نوازشات کا جو سلسلہ جاری ہے جس سے دوسری اقلیتوں کے حقوق سلب ہو رہے ہیں اسے بھی ختم کرنا ہوگا۔

مسٹر ایم پی بھنڈارا نے قادیانیوں کا شکوہ کرتے ہوئے کہا کہ ان میں بہت کم فراخدلی ہے وہ دوسروں کی دل آزاری کرنے اور پھر مرنے مارنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اور اپنے اداروں میں غیر قادیانیوں کو جگہ نہیں دیتے انہوں نے پارلیمنٹ میں جانے والے قادیانیوں کو بھی مسلمان قرار دیا۔ بھنڈارا صاحب نے قادیانیوں کے بارے میں جو کچھ کہا ہے وہ واقعی درست ہے ان کے بارے میں جتنا کچھ بھی کہا جائے وہ صحیح ہوگا غلط نہیں ہوگا ان کی دل آزار اور اشتعال انگیز حرکتوں کے بے شمار واقعات ہیں جن کی ہم وقتاً فوقتاً ان کالموں میں نشاندہی کرتے رہتے ہیں لیکن بھنڈارا صاحب سے ہم صرف اتنا عرض کرنا چاہتے ہیں کہ قادیانیت کا شجر خبیث آپ ہی کے ہم مذہب انگریزوں کا لگایا ہوا ہے انہوں نے ہی اس کی آبیاری کی اور آج بھی وہ اس اپنے خود کاشتہ پودے کی سرپرستی کر رہے ہیں۔ ہمیں افسوس اس بات کا ہے کہ یہاں بیرونی ملکوں سے عیسائی مشن آتے ہیں خود پاکستانی عیسائیوں کے مشن بھی موجود ہیں لیکن ان کی ساری توجہ مسلمانوں کو مرتد بنانے پر مرکوز ہے وہ مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کے برگزیدہ رسول ہونے کی حیثیت سے بے حد احترام کرتے ہیں اور ان کی شان میں کسی قسم کی گستاخی کو کفر سمجھتے ہیں جبکہ قادیانیوں کے پیشوا مرزا قادیانی نے نہ صرف یہ کہ خود مسیح ہونے کا دعویٰ کیا بلکہ ان کی شان میں گستاخیاں بھی کیں ننگی گالیاں بھی دیں اور ان کے معجزات کا انکار بھی کیا۔ لیکن بھنڈارا صاحب یا ان کی برادری (عیسائیوں) نے کبھی اپنے ہم مذہب انگریزوں کو اس بات پر مجبور نہیں کیا کہ وہ اس قادیانی شجر خبیث کی آبیاری کرنا چھوڑ دیں۔ اس لئے بھنڈارا صاحب نے قادیانیوں کے بارے میں جو کچھ کہا ہے وہ ہے تو صحیح لیکن اس میں منافقت غالب ہے۔ اگر ہماری بات غلط ہے تو پھر تمام عیسائی مشنوں کو قادیانی نقلی مسیح کے خلاف کھل کر میدان میں آنا چاہیئے۔

جہاں تک بھنڈارا صاحب کی اس بات کا تعلق ہے کہ قومی اسمبلی، پنجاب اسمبلی اور سرحد اسمبلی میں جو قادیانی ممبر گئے ہیں وہ قادیانی نہیں مسلمان ہیں سراسر غلط ہے اس لئے کہ جن لوگوں نے قادیانیوں میں سے امیدوار کی حیثیت سے حصہ لیا تھا ان کے بارے میں قادیانی اخبار الفضل نے جماعت سے اخراج کا اعلان کیا تھا اگر وہ قادیانی نہ ہوتے مسلمان ہوتے تو پھر واضح طور پر اعلان ہو جاتا کہ یہ قادیانی (یا بقول ان کے احمدی) نہیں ہیں انہیں خواہ مخواہ قادیانی یا "احمدی" ظاہر کیا جا رہا ہے۔ یہ اعلان بھی محض دکھاوے کے لئے تھا اندر سے وہ سب ایک ہیں اور قادیانی ان ممبران اسمبلی سے خوب فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ آخر میں ہم بھنڈارا صاحب اور ان کی عیسائی برادری سمیت تمام اقلیتوں سے یہی کہیں گے کہ وہ حدود کے اندر رہ کر اپنا حق مانگیں حدود سے تجاوز نہ کریں کیونکہ یہ ملک مسلمانوں کا ہے اور یہاں کی اکثریت مسلمان ہے۔

بقیہ! شرعی احکام

(۴) "حلالہ" کیوں؟

یہ خیال غلط ہے کہ "حلالہ" کوئی تدبیر ہے جس پر عورت کو مجبور کیا جا رہا ہے اصل یہ ہے کہ جس شخص نے اللہ کی مقرر کی ہوئی تمام حدود کو پامال کر کے تینوں طلاقیں دیدیں وہ اب اس لائق نہیں کہ ایک شریف عورت اس کے پاس رہے۔ لہٰذا حکم یہ ہے کہ اب اس سے نکاح نہ کرو، کوئی اور شوہر تلاش کرو۔ ہاں اگر اس شوہر سے بھی نبھاؤ نہ ہو اور وہ از خود طلاق دیدے تو اس صورت میں امید ہے کہ پہلا شوہر کچھ سبق حاصل کر چکا ہوگا اس لئے اگر اب اس سے نکاح کرنے پر بیوی رضامند ہو تو اس کی اجازت دیدی گئی ہے اور یہ جو محض حیلہ کے طور پر حلالہ کیا جاتا ہے وہ شریعت کے منشاء کے خلاف ہے۔

(۵) کیا عورت کمتر مخلوق ہے؟

عورت ہرگز کمتر مخلوق نہیں، البتہ مرد کے مقابلے میں کمزور ضرور ہے جیسا کہ مشاہدہ ہے اس لئے کسب معاش کی ذمہ داری اس پر نہیں ڈالی گئی، اس کی کمزوری اور بعض دوسری نفسیات کے پیش نظر مرد کو اس کے کسب معاش کا ذمہ دار قرار دیا گیا ہے اور جب وہ کسب معاش کی ذمہ دار نہیں تو جائیداد میں بھی اس کا حصہ آدھا، اور کسب معاش کے ذمہ دار کا حصہ پورا ہے (اسلام کے سوا کسی مذہب میں تو آدھا حصہ بھی نہیں ہے)

واللہ! ان کے ہاتھ میں نفع وضرر نہیں

حضرت مولانا محمد احمد صاحب، پرتاب گڈھی رحمۃ اللہ علیہ

یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا

اس آیت میں تمام مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے ایمان والو! اپنے کو اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ اور اس سے بچنے کی صورت یہی ہے کہ ہم وہ اعمال اور صفات اختیار کریں جن سے جنت میں داخل ہو سکیں اور جہنم سے بچ جائیں پس ہم کو چاہئے کہ خود بھی دوزخ کی آگ سے بچیں اور اللہ کی نافرمانی چھوڑ دیں۔ اور اپنے اہل وعیال کو اور اسی طرح دوستوں اور عزیزوں کو بھی بچائیں اور جہنم سے بچنے کی صورت یہی ہے کہ سب سے پہلے ہم شرک سے بچیں جس کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ کی ذات وصفات میں کسی کو شریک نہ کیا جائے اور خدا کے سوا کسی مخلوق کو نافع وضار نہ سمجھا جائے بلکہ یہ عقیدہ راسخ کیا جائے کہ نافع وضار صرف اللہ ہی کی ذات ہے اس وقت آپ کو اپنا ہی دو شعر سناتا ہوں: ؎

الفت میں ان کی اپنے کو جس نے بھلا دیا
دونوں جہاں میں پھر اسے خوف خطر نہیں
غیروں پہ تیری جاتی ہے کس واسطے نظر
واللہ ان کے ہاتھ میں نفع وضرر نہیں

نفع وضرر سب خدا ہی کے اختیار میں ہے وہی بیمار ڈالنے والے ہیں وہی شفا دینے والے ہیں۔ وہی مارنے والے اور وہی جلانے والے ہیں۔ غرض اس عالم میں متصرف انہی کی ذات ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی قوم کو خطاب فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

قَالَ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ○ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّیْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ ○ وَ الَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَ یَسْقِیْنِ ○ وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ ○ وَ الَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ ○ وَ الَّذِیْٓ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓـَٔتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ ۔

فرمایا: بھلا تم نے ان کو دیکھا بھی جن کی تم عبادت کیا کرتے ہو۔ تم بھی اور تمہارے پرانے بڑے بھی کہ یہ میرے لئے باعث ضرر ہیں مگر ہاں رب العالمین جس نے مجھ کو پیدا کیا پھر وہی مجھ کو رہنمائی کرتا ہے، اور جو کہ مجھ کو کھلاتا پلاتا ہے اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھ کو شفا دیتا ہے، اور جو مجھ کو موت دے گا پھر مجھ کو زندہ کرے گا اور جس سے مجھ کو یہ امید ہے کہ میری غلط کاری کو قیامت کے روز معاف کر دے گا۔

جس کی توحید کامل ہو جاتی ہے اس کی نظر غیر پر نہیں اٹھتی۔ وہ صرف خدا ہی کو دیکھتا ہے اور ہر چیز کو انہی کی طرف سے دیکھتا ہے۔ انہی کو اپنا خالق ومالک اور رب سمجھتا ہے۔ اور وہ بالکل اس کا مصداق ہوتا ہے ؎

جہاں دیکھیں جدھر دیکھیں نظر محبوب آتا ہے
تعالی اللہ یہ برکت ہے انوار محبت میں

اس کی نظر محض اللہ پر ہوتی ہے اور غیر اللہ کو اپنے دل سے نسیاً منسیاً کر دیتا ہے اور اللہ سے محبت جب کامل ہو جاتی ہے تو اس کا خاصہ ہی یہ ہے کہ غیر اللہ کے نقش کو دل سے مٹا دیتی ہے۔ اور اغیار کو خاکستر کر دیتی ہے اس مضمون کا میرا اپنا ہی ایک شعر ہے سنئے:

اسے نسیان کامل غیر سے واللہ ہوتا ہے
عجب کچھ شان دیکھی میں نے بیمار محبت میں

اے مسلمانو! سنو مذہب اسلام میں بنیادی چیز اللہ کی توحید ہے اور شرک بالکل اس کے منافی ہے۔ اس لئے شرک باللہ سے بچو اور اللہ کی توحید پر مر مٹو اور اس پر اٹل ہو جاؤ۔

چنانچہ ہمارے اول کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا مفہوم یہی ہے۔

جب اللہ کی توحید دل میں آجاتی ہے اور اس کی لذت سے آدمی آشنا ہو جاتا ہے تو پھر اس پر مر مٹنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور کسی حالت میں اس کو چھوڑنا گوارہ نہیں کرتا۔ میرا ہی ایک شعر ملاحظہ ہو ؎

لٹا دیتا ہے جنت کی بہاریں شوق سے عاشق
مزہ کچھ اس طرح پاتا ہے گلزار محبت میں

اس کا مزہ حضرت بلال حبشی سے پوچھو کہ جب انھوں نے کلمۂ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا اور ایمان کی حلاوت کو چکھ لیا تو پھر ان پر کافر ظلم ڈھاتے گئے سینے پر پتھر رکھ کر تپتی ہوئی ریت پر گھسیٹا گیا۔ مگر وہ احد احد کی رٹ لگاتے رہے اور دوبارہ شرک کی طرف جانا گوارا نہ فرمایا بلکہ توحید پر اٹل رہے اور جبل استقامت بن کر سارے عالم کے سامنے قیامت تک کے لئے زبردست نمونہ اور مثال قائم فرما گئے۔ یہ تھی حضرت بلالؓ کی توحید۔

چنانچہ اس واقعہ کو ایک شاعر نے اردو میں نظم کیا ہے جس کو میں نے اپنے بچپن میں پڑھا تھا۔ اور مجھے اس کے پڑھنے میں مزہ آتا تھا۔ اس وقت بعض اشعار مجھے بے ساختہ یاد آگئے۔ جی چاہتا ہے کہ آپ کو بھی سنا دوں تاکہ اس سے حضرت بلالؓ کی استقامت کا کچھ اندازہ ہو۔ ان پر ظلم وستم کی کیفیت کو دیکھ کر صدیق اکبرؓ نے ان سے کہا کہ اے بلالؓ! تم آہستہ کلمہ پڑھو۔ زیادہ زور سے اس کا اعلان نہ کرو۔ چنانچہ انھوں نے کچھ دنوں اس پر عمل کیا مگر پھر جوش محبت میں باآواز بلند کلمہ پڑھنے لگے اس پر ان کا آقا جس کے یہ غلام تھے، بہت خفا ہوا اور مختلف طریقوں سے ان کو اذیتیں پہنچائیں منجملہ ان کے ایک یہ تھا کہ گرم ریت پر لٹا کر ان کو گھسیٹا مگر انھوں نے ان سب کو برداشت کیا

باقی صفحہ ۲۵ پر

خیر التابعین حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ

تحریر: مولانا محمد خالد ندوی

حقیقی محبت وہ شے ہے جس سے زندگی کو نشاط عمل میں دلربائی، ذوق میں پختگی، جذبات میں فراوانی، رنگ و آہنگ میں توافق، سیرت و کردار میں بلندی، حوادثِ روزگار سے نبرد آزما ہونے نیز تحمل و برداشت کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

مرض کہتے ہیں سب اس کو یہ ہے لیکن مرض ایسا
چھپا جس میں علاج گردشِ چرخ کہن بھی ہے

وارفتگانِ محبت جن کی نسیم روحانیت کے دلنواز جھونکے نے ایک عالم کو معطر کیا اور جن کی ایک نگاہ نے کتنوں کو مست و بے خود بنا دیا اور واصل بحق ہونے کی اداؤں سے آشنا کر دیا انہیں وارفتگانِ عشق و محبت میں سے حضرت اویس قرنی تھے۔ جن کی تخلیق ہی عشق و محبت کے خمیر سے ہوئی تھی اور وہ نادیدہ جمال نبوی کے پروانوں میں تھے۔ آپ ان خوش قسمت انسانوں میں تھے جن کو عہد رسالت کا فیضان نصیب ہوا، ہر چند کہ دربار نبوت میں حاضری کا شرف نہیں ملا لیکن ربط باطن حسن انجام اور تعلق خاطر نے اس بعد کو اس طرح فنا کر دیا تھا جیسے شبنم کے قطرات آفتاب کی کرنوں میں تحلیل ہو جاتے ہیں اور اس طرح بارگاہ نبوی کے فیضان سے براہ راست وہ شاد کام ہوئے جس طرح آفتاب کروڑوں میل دور ذروں کو تابندگی عطا کرتا ہے اور گلوں کو نکہت وادیوں، پہاڑوں اور صحراؤں کو جا لیتی ہے۔

حضرت اویس بھی بعد مسافت کے باوجود آفتاب نبوت کی کرنوں سے مستنیر اور بہار مدینہ کی نکہت باریوں سے مست و بے خود تھے اگرچہ وہ یمن میں تھے لیکن ان کی محبت کی لہریں حجاز تک رواں دواں تھیں اور ان کا دل قیس کی طرح مدینہ منورہ کی نورانی گلیوں میں سرگرداں تھا۔

حضرت اویس اہل یمن میں سے تھے تاریخ میں آپ کے حالات بہت کم ملتے ہیں۔ جو حالات ہم تک پہنچے ہیں وہ بالعموم ہرم بن حیان العبدی البصری (م ۴۳ھ) اصبغ بن زید (م ۷۵ھ) ربیع بن خثیم (م ۶۴ھ) اسیر یا یسیر بن جابر (م ۸۵ھ) اور عبد اللہ بن سلمہ المرادی کی روایات پر مبنی ہے۔ ان کے بیان کے مطابق اویس قرنی یمن کی امدادی فوج میں ۲۳ھ کے بعد مدینہ منورہ آئے۔ اور یہیں خلیفہ دوم حضرت عمرؓ سے ملاقات ہوئی۔ حضرت عمرؓ اس نادیدہ جمال نبوی کے پروانے کی ایک ایک علامت سے واقف تھے صحیح مسلم میں ہے کہ حضور کریم ﷺ نے فرمایا:

"خیر التابعین قبیلہ مراد کا ایک شخص ہے اس کا نام اویس ہے وہ تمہارے پاس یمن کی امدادی فوج میں آئے گا۔ اس کے جسم پر برص کے داغ ہوں گے جو سب کے سب مٹ گئے ہوں گے صرف ایک درہم کے بقدر (ناف کے پاس) باقی ہوگا، والدہ حیات ہیں جس کی خدمت میں وہ مشغول ہے جب وہ خدا کی قسم کھاتا ہے تو اسے وہ پوری کرتا ہے اگر تم اسے پاسکو تو مغفرت کی دعا کرانا۔"

حضرت عمرؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ تعارفی کلمات جب سے سنے تھے اسی وقت سے حضرت اویسؓ سے ملنے کے مشتاق تھے چنانچہ یمن سے امدادی فوج جب مدینہ منورہ پہنچی تو آپ نے حضرت اویسؓ کو دریافت کیا، تلاش و جستجو کے بعد ملاقات ہوئی تو آپ نے حضرت اویسؓ سے یوں استفسار کیا۔

۱۔ "تم ہی اویس بن عامر ہو؟"
فرمایا "ہاں۔"

۲۔ "تمہاری والدہ باحیات ہیں؟"
فرمایا "جی ہاں۔"

اس استفسار کے بعد حضرت عمرؓ نے حضرت اویسؓ سے فرمایا۔

"اویس! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارے پاس اہل یمن کی مدد کے ساتھ قبیلہ مراد کا ایک شخص اویس بن عامر آئے گا جس کے جسم پر برص کا داغ ہوگا لیکن ایک درہم کے سوا سب مٹ چکا ہوگا، اس کی ماں بھی ہوگی جس کی وہ خدمت بھی کرتا ہوگا جب وہ اللہ کی قسم کھاتا ہے تو اسے پوری کرتا ہے، اگر تم اس سے دعائے مغفرت کرا سکو تو کرانا اس لیے تم دعائے مغفرت میرے لیے کرو۔ یہ سن کر حضرت اویسؓ نے حضرت عمرؓ کے لیے دعائے مغفرت کی۔"

حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی حضرت اویس کی شانِ عالی سے بخوبی واقف تھے، انہیں تمام (تکمیل کرنے والا) یا پورا کرنے والا کے لقب سے یاد فرماتے چنانچہ جنگ صفین کے موقعہ پر جب آپ کے دست حق پرست پر ننانوے لوگوں نے موت کی بیعت کی تو آپ نے فرمایا این التمام؟ کہاں ہے عدد کو پورا کرنے والا۔ فجاء رجل علیہ اطمار صوف معلوق الراس فبایعہ علی القتل فقیل ھذا اویس القرنی۔

"تو ایک دریدہ پوش آدمی سر اس کا منڈا ہوا حاضر ہوا اور آپ کے ہاتھ پر موت کی بیعت کی عرض کیا گیا یہ اویس قرنی ہیں (اصابہ جلد نمبر ۱)"

حضرت حسن بصریؒ حضرت اویس قرنی کے بارے میں فرمایا کرتے تھے وہ بڑے مبارک ہیں اور اس حدیث "یدخل الجنۃ بشفاعۃ رجل من امتی اکثر من بنی تمیم" کا مصداق انہیں کو سمجھتے تھے (۵) (اصابہ)

عزلت نشینی و اخفائے حال

حضرت اویسؓ ایک عزلت نشین درویش صفت، زہد و ورع کے مرتبہ بلند پر فائز اور توکل و قناعت کی زندگی سے بہرہ ور تھے اخفائے حال کا اس قدر اہتمام تھا کہ احباب کو بھی آپ کی ذات والا صفات کا علم نہ ہو پاتا تھا، لوگ ایک مفلس قلاش سمجھتے بلکہ مجنون و دیوانہ خیال کرتے، عام طور پر اون کا لباس پہنتے وہ بھی انتہائی بوسیدہ چادریں ہوتیں کبھی کبھی تنگ دستی اس حد تک پہنچ جاتی کہ ستر پوشی کے لیے کچھ بھی نہ پاتے، اس کے باوجود مخلوق کے سامنے کوئی حاجت نہ رکھتے۔

جب مدینہ منورہ سے وہ کوفہ جانے لگے تو حضرت عمرؓ

نے فرمایا کہ میں وہاں کے گورنر کو یہ لکھ دیتا ہوں وہ آپ کا خیال کریں گے، آپ نے فرمایا "لاَ بَلْ اَکُوْنُ فِیْ غَبَرَاتِ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَیَّ" نہیں بلکہ مجھے زمرۂ عوام میں رہنا زیادہ پسند ہے اس کے باوجود حضرت عمرؓ ان کے حالات دریافت فرمایا کرتے، چنانچہ جب دوسرے سال کوفہ سے ایک شخص مدینہ منورہ حج کے زمانہ میں حاضر ہوا تو حضرت عمرؓ نے اویس قرنی کے بارے میں دریافت کیا معلوم ہوا کہ انتہائی عسرت کی زندگی گزر رہی ہے ایک جھونپڑی میں قیام پذیر ہیں، حضرت عمرؓ نے جب وہ حدیث سنائی تو انہیں اس بوریہ نشین حضرت اویسؒ کا مقام معلوم ہوا واپسی پر حاضر خدمت ہوئے اور دعا کی درخواست کی

اہل اللہ کے ہاں یہاں اخفائے حال کا بڑا خیال رکھا جاتا ہے، حقیقت میں وہ دانائے راز ہوتے ہیں، مخلوق اگر ان کے مقام و مرتبہ سے واقف ہو جائے تو ان کا سکون ان کی یکسوئی اور خلوتوں کا لطف ہی جاتا رہے اس لیے وہ اپنی ظاہری حالت اس طرح رکھتے ہیں کہ کسی کو ان کی طرف التفات نہیں ہوتا حالانکہ ان کا مقام ایسا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی چاہتوں کو پوری فرما دیتا ہے، حدیث میں اسی طرف اشارہ ہے، بعض لوگوں کے بال بکھرے ہوئے لباس معمولی گرد و غبار سے اٹا ہوا ہوتا ہے لیکن ان کی جلالت شان کا یہ عالم ہے کہ اگر وہ کسی بات پر قسم کھا لیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری کر دیتا ہے۔" حضرت اویس اپنی جلالت شان کے باوجود ایسی حالت میں رہے کہ چند نفوس کے علاوہ کسی کو ان کے بارے میں علم ہی نہیں ہو سکا یہی وجہ ہے کہ محدثین میں سے بعض حضرات نے حضرت اویسؒ کی ذات ہی سے انکار کر دیا ہے، حضرت ابن عدی نے امام مالکؒ کی طرف اس قول کو منسوب کیا ہے حافظ ابن حجر نے بھی اس قسم کی بات نقل کی ہے لیکن پھر اس کی تردید بھی کی ہے دراصل انکار کی وجہ یہ ہے کہ ان کی شہرت بحیثیت محدث، فقیہ یا مفسر کے نہیں لہٰذا اسماء الرجال کی کتابوں میں ان کا تذکرہ دیگر محدثین کی طرح نہیں ملتا، خود امام ذہبی رقم طراز ہیں۔

لولا ان البخاری ذکر اویسا فی الضعفاء
لما ذکرته اصلا فانه من اولیاء اللّٰه الصادقین

(میزان الاعتدال ج ا ص ۱۱۱)

اگر امام بخاری کتاب الضعفاء میں اگر اویس کا تذکرہ نہ کرتے تو میں ان کا قطعاً ذکر نہ کرتا اس لیے کہ وہ محدثین میں سے نہیں ہیں بلکہ اولیائے صادقین میں سے ہیں۔

حضرت امام ذہبی نے حضرت امام بخاریؒ کی تائید کی ہے اور ان کو مجہول ہونے کی وجہ سے ضعف کا حکم لگایا ہے لیکن دیگر محدثین نے اس کے برخلاف بھی کہا ہے حضرت امام ذہبیؒ جیسے محدث کبیر کا بیان ہے۔

قال ابن عدی لیس لاویس من الروایة شئ
انما له حکایات ونتف فی زهده وقد شك قومه
فیه ولا یجوز أن یشك فیه لشهرته ولا ینبغی
أن یحکم علیه بالضعف بل هو ثقة صدوق.

(میزان الاعتدال ج ا ص ۱۱۱)

حضرت اویسؒ سے کوئی روایت نہیں ہے ہاں کچھ حکایتیں اور زہد و ورع کے باب میں برائے نام ارشادات پائے جاتے ہیں ان کی قوم کو ان کے سلسلے میں تردد ہوا ہے، حالاں کہ شہرت کی وجہ سے ان کے بارے میں تردد جائز نہیں اور نہ ہی ضعف کا حکم لگانا درست ہے وہ تو ثقہ اور راست گو تھے۔

حضرت ہرم بن حیان کا بیان ہے کہ میں نے ایک دفعہ درخواست کی کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث سنائیے کہ میں آپ کی زبان سے سن کر یاد کر لوں، فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا اور نہ آپ کی صحبت سے بہرہ ور ہوا، البتہ آپ کو دیکھنے والوں کو دیکھا ہے اور تم لوگوں کی طرح مجھے بھی آپ کی حدیثیں پہنچی ہیں لیکن اپنے لیے یہ دروازہ کھولنا نہیں چاہتا کہ محدث، قاضی یا مفتی بنوں، اے ہرم بن حیان مجھے خود اپنے نفس کے بہت سے کام ہیں، یہ جواب سن کر میں نے عرض کیا کہ پھر قرآن پاک ہی کی کچھ آیتیں سنا دیجئے مجھے آپ کی زبان سے قرآن کریم سننے کی خواہش ہے، میں خدا کے لیے آپ کو محبوب رکھتا ہوں، میری درخواست ہے میرا ہاتھ تو پکڑ لیا اور "اعوذ باللّٰه السمیع العلیم من الشیطٰن الرجیم" پڑھ کر چیخ مار کر رونے لگے اور فرمایا میرے رب کا ذکر بلند ہے، سب سے زیادہ حق اس کا قول ہے، سب سے زیادہ سچی بات اس کی بات ہے، سب سے زیادہ اچھا کلام اس کا کلام ہے پھر چند آیتیں تلاوت فرمائیں اور چیخ مار کر بے ہوش ہو گئے۔ کچھ دیر بعد جب ہوش آیا تو فرمایا ہرم بن حیان کتاب اللہ، صلحائے امت کی ملاقات اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام میری وصیت ہے ہمیشہ موت کو یاد رکھنا اور ایک لمحہ کے لیے بھی اس سے غافل نہ ہونا، واپس جا کر اپنی قوم کو ڈرانا اور اپنے ہم مذہبوں کو نصیحت کرنا اور اپنے نفس کے لیے کوشش کرنا، خبردار جماعت کا ساتھ نہ چھوڑنا ایسا نہ ہو کہ بے خبری میں تمہارا دین چھوٹ جائے اور قیامت میں تم کو آتش دوزخ کا سامنا کرنا پڑے، پھر فرمایا ہرم بن حیان میں تم کو خدا کے سپرد کرتا ہوں تم کو آج سے نہ دیکھوں گا، جاؤ! السلام علیک، میں شہرت ناپسند کرتا ہوں، در تنہائی و عسرت کو دوست رکھتا ہوں جب تک میں دنیا میں لوگوں کے ساتھ رہوں گا، انتہائی غم و الم میں مبتلا رہوں گا اس وصیت کے بعد پھر وہ چلے گئے اور تلاش بسیار کے باوجود ملاقات نہ ہو سکی۔ (مستدرک حاکم)

اس واقعہ کے بعد حضرت اویس ایسے روپوش ہوئے کہ پھر زمانہ دراز تک ان کا کوئی سراغ نہیں ملتا ہے پھر جنگ صفین کے موقع پر حاضری اور شہادت کا پتہ چلتا ہے چنانچہ اصابہ میں

باقی صفحہ ۲۵ پر

ARFI JEWELLERS
عارف جیولرز
FOR CREATION OF ATTRACTIVE
JEWELLERY PH 6645236
ممتاز زیورات ـ منفرد ڈیزائن
A Perfect Setting for a perfect Woman
Where trust is a Tradition.
ARFI JEWELLERS
34-MUHAMMADI SHOPING CENTRE
BLOCK G-HAIDRY NORTH NAZIMABAD KARACHI PAKISTAN

جادو ٹونہ کی حقیقت

از: حضرت مولانا محمد اسلم شیخوپوری

سحر کے وجود سے تو بہرحال انکار مشکل ہے کتاب و سنت سے اس کا واضح ثبوت ملتا ہے لیکن ہمارے ہاں بے شمار جعلی خود ساختہ عامل ایسے ہیں جو سحر کی ابجد سے بھی واقف نہیں ہوتے لیکن محض اپنی ذہانت اور مکاری کی بنا پر عوام الناس کو بیوقوف بنا کر اپنا الو سیدھا کرتے ہیں انھیں ہر مصیبت پریشانی کے پیچھے سحر کا ہاتھ نظر آتا ہے اگر کسی کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو تو اسے بتاتے ہیں کہ تم پر کسی نے سحر کیا ہے اگر روزگار نہ چلتا ہو تو کہتے ہیں کہ کسی نے سفلی عمل کیا ہے اگر بیماری طویل ہو جائے تو بتاتے ہیں کہ تم پر آسیب کا سایہ ہے یوں یہ شاطر لوگ سیدھے سادے انسانوں کو بیوقوف بنا کر ان کی جیبیں خالی کر دیتے ہیں۔

جادو کے حرام ہونے میں شک ہی کیا ہے اور جو عامل سحر کے رموز و اسرار سے واقف ہوتے ہیں وہ اکثر و بیشتر ساحر بننے کے لئے ایسے طریقے اختیار کرتے ہیں جن کی وجہ سے ایمان خطرے میں پڑ جاتا ہے وہ کفریہ کلمات پر مشتمل وظائف پڑھتے ہیں، شیاطین کو خوش کرنے والے اعمال کرتے ہیں۔ ناپاک اور گندے رہتے ہیں یوں وہ تدریجاً کفر و شرک کی آغوش میں چلے جاتے ہیں پھر سحر کے ذریعے سے جو کچھ کیا جاتا ہے وہ بھی کچھ کم خطرناک نہیں یعنی عشق پرستی کی تکمیل، خاندانوں میں تفریق، زوجین میں نفرت اور رسوائی اور جانی نقصان پہنچانے کی کوشش،

کتاب و سنت اور تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اہل بابل تک جب سحر کو عروج حاصل ہوا تو وہ بھی یہی کچھ کرتے تھے جو دور حاضر کے ساحر اور عامل کرتے ہیں۔ سحر کی مختلف قباحتوں ہی کی بنا پر احادیث میں ساحروں اور سحر کی شدید مذمت بیان کی گئی ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سحر کو "موبقات" میں شمار کیا ہے یعنی وہ چیزیں جو دینی اور اخروی اعتبار سے ہلاکت اور تباہی کا ذریعہ بنتی ہیں، جو سحر کے ذریعے کسی مسلمان کی جان اور مال کے لئے خطرات پیدا کرتا ہے وہ ان تمام وعیدوں کا مستحق ٹھہرتا ہے جو مسلمان کو نقصان پہنچانے والے کے بارے میں کتاب و سنت میں وارد ہوئی ہیں بلکہ صحیح بات تو یہ ہے کہ مسلمان کو نقصان پہنچانے کے لئے اگر جادوئی عملیات نہ کئے جائیں بلکہ قرآنی وظائف بھی پڑھے جائیں تو بھی ایسا کرنا حرام ہوگا۔

"سحر کیا ہے"

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے اپنی شہرہ آفاق تفسیر "معارف القرآن" میں اسی سلسلہ میں جو کچھ لکھا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ سحر لغت میں ہر ایسے اثر کو کہتے ہیں جس کا سبب ظاہر نہ ہو خواہ وہ سبب معنوی ہو جیسے خاص خاص کلمات کا اثر، یا غیر محسوس چیزوں کا ہو جیسے جنات و شیاطین کا اثر، یا مسمریزم میں قوت خیالیہ کا اثر، یا محسوسات کا ہو مگر وہ محسوسات مخفی ہوں جیسے مقناطیس کی کشش لوہے کے لئے جبکہ مقناطیس نظروں سے پوشیدہ ہو یا دواؤں کا اثر جبکہ وہ دوائیں مخفی ہوں، یا نجوم سیارات کا اثر،

اسی لئے جادو کی اقسام بہت ہیں، مگر عرف عام میں عموماً جادو ان چیزوں کو کہا جاتا ہے جن میں جنات و شیاطین کے عمل کا دخل ہو یا قوت خیالیہ مسمریزم کا یا کچھ الفاظ و کلمات کا کیونکہ یہ بات عقلاً بھی ثابت ہے اور تجربہ و مشاہدہ سے بھی اور قدیم و جدید فلاسفر بھی اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ حروف و کلمات میں بالخصوص کچھ تاثرات ہوتے ہیں، کسی خاص حرف یا کلمہ کو کسی خاص تعداد میں پڑھنے یا لکھنے وغیرہ سے خاص خاص تاثرات کا مشاہدہ ہوتا ہے یا ایسے تاثرات جو کہ انسانی بالوں یا ناخنوں وغیرہ اعضا یا اس کے استعمالی کپڑوں کے ساتھ کچھ دوسری چیزیں شامل کر کے پیدا کی جاتی ہیں جن کو عرف عام میں ٹونہ ٹوٹکا کہا جاتا ہے اور جادو میں شامل سمجھا جاتا ہے۔ اور اصطلاح قرآن و سنت میں سحر ہر ایسے امر عجیب کو کہا جاتا ہے جس میں شیاطین کو خوش کر کے ان کی مدد حاصل کی گئی ہو۔ پھر شیاطین کو راضی کرنے کی مختلف صورتیں ہیں، کبھی ایسے منتر اختیار کئے جاتے ہیں جن میں کفر و شرک کے کلمات ہوں اور شیاطین کی مدح کی گئی ہو، یا کواکب و نجوم کی عبادت اختیار کی گئی ہو جس سے شیطان خوش ہوتا ہے، کبھی ایسے اعمال اختیار کئے جاتے ہیں جو شیطان کو پسند ہیں مثلاً کسی کو ناحق قتل کر کے اس کا خون استعمال کرنا، یا جنابت وغیرہ کی حالت میں رہنا طہارت سے اجتناب کرنا وغیرہ۔

جس طرح اللہ تعالیٰ کے پاک فرشتوں کی مدد، ان اقوال و افعال سے حاصل کی جاتی ہے جن کو فرشتے پسند کرتے ہیں، مثلاً تقویٰ، طہارت اور پاکیزگی، بدبو اور نجاست سے اجتناب ذکر اللہ اعمال خیر اسی طرح شیاطین کی امداد ایسے اقوال و افعال سے حاصل ہوتی ہے جو شیطان کو پسند ہیں، اسی لئے سحر صرف انہی لوگوں کا چلتا ہے جو گندے اور نجس رہیں، پاکی اور اللہ کے نام سے دور رہیں خبیث کاموں کے عادی ہوں عورتیں بھی مخصوص ایام میں یہ کام کرتی ہیں تو موثر ہوتا ہے، باقی شعبدے اور ٹونے ٹوٹکے یا ہاتھ کی چالاکی کے کام یا مسمریزم ان کو مجازاً جادو کہہ دیا جاتا ہے (روح المعانی)

"سحر کے اقسام"

امام راغب اصفہانی "مفردات القرآن" میں لکھتے ہیں کہ جادو کی مختلف قسمیں ہیں،

ایک قسم تو محض نظر بندی اور تخیل ہوتا ہے جس کی حقیقت کچھ نہیں جیسے بعض شعبدہ باز اپنے ہاتھ کی چالاکی سے ایسے کام کر لیتے ہیں کہ عام لوگوں کی نظریں اس کو دیکھنے سے قاصر رہتی ہیں یا قوت خیالیہ مسمریزم وغیرہ کے ذریعے کسی کے دماغ پر ایسا اثر ڈالا جائے کہ وہ ایک چیز کو آنکھوں سے دیکھتا اور محسوس کرتا ہے۔ مگر اس کی حیثیت کچھ نہیں ہوتی۔ کبھی یہ کام شیاطین کے اثر سے بھی ہو سکتا ہے کہ کسی کی آنکھوں اور دماغ پر ایسا اثر ڈالا جائے جس سے وہ ایک غیر واقعی چیز کو حقیقت سمجھنے لگے قرآن مجید میں فرعونی ساحروں کے جس سحر کا ذکر ہے وہ پہلی قسم کا سحر تھا۔

دوسری قسم، اسی طرح کی تخیل اور نظر بندی ہے جو بعض اوقات شیاطین کے اثر سے ہوتی ہے۔

تیسری قسم، یہ ہے کہ جادو کے ذریعے ایک چیز کی حقیقت

ہی بدل جائے، جیسے کسی انسان یا جاندار کو پتھر یا کوئی جانور بنا دیں، امام راغب اصفہانیؒ، ابوبکرؓ خصاص وغیرہ حضرات نے اس سے انکار کیا ہے کہ سحر کے ذریعے کسی چیز کی حقیقت بدل جائے، بلکہ سحر کا اثر صرف تخیل اور نظر بندی ہی تک ہوسکتا ہے۔

"سحر اور معجزہ میں فرق"

معجزہ اور سحر میں فرق اس قدر واضح ہے کہ کسی بھی حسنا عقل کو ان میں اشتباہ نہیں ہونا چاہیئے مگر بعض سطحی سوچ رکھنے والی قوموں اور افراد کو اشتباہ ہوتا رہا ہے۔ تاریخ انسانی میں بسا اوقات ایسا ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے منتخب انسانوں کو ان کے معجزات کی وجہ سے کم فہم انسانوں نے ساحر و کاہن کہہ دیا اور بہت سارے دجالوں اور مکاروں کو ان کے ہاتھوں ظاہر ہونے والے چند کرشموں اور تماشوں کی وجہ سے اوتار، ولی اور ظل اللہ تسلیم کر لیا حالانکہ سحر اور معجزہ اپنی ماہیت اپنے فعل اور اپنی غایت میں ہر لحاظ سے ممتاز ہیں۔ معجزہ کا ظہور تضرع و خشوع اور کلمات طیبہ وغیرہ سے ہوتا ہے اور سحر کا کلمات شرکیہ، نفسی توجہ اور ارواح خبیثہ کی مدد سے صاحب معجزہ قدسی صفات ہوتا ہے اور ساحر خبیث النفس معجزہ کی غایت وغرض معرفت ربوبیت اور نجات آخرت ہے اور سحر کا مقصد متاع دنیا، صاحب معجزہ کا انجام فلاح ہے اور ساحر کا ناکامی اور خسران، آپ نے دیکھا کہ یہ دونوں مقابل حقیقتیں کتنی علیحدہ ممتاز ہیں لیکن اس دنیا میں چونکہ التباس رکھا ہوا تھا۔ اس لئے ان میں اتنا التباس باقی رہ گیا کہ تصنیف کا قلم جتنی جتنی اس کی وضاحت کرتا رہا یہ مشکل نافہموں کے لئے اتنی ہی اور الجھتی چلی گئی مگر کشمکش جتنی بھی رہی صرف ذہنی اور کاغذی حد تک ہی رہی اور جب نبی اور دجال اور معجزہ و سحر مقابل آگئے تو یہ دونوں حقیقتیں نور و ظلمت کی طرح خواندہ و ناخواندہ کے لئے ایسی ممتاز ہوگئیں کہ کسی کو ان کے درمیان کوئی اشتباہ باقی نہ رہا اس لئے اگر آپ کے ذہن میں معجزہ و سحر کے درمیان کچھ التباس باقی ہے تو اس کو ان کی حقیقتوں کا اشتباہ نہ سمجھئے بلکہ اس عالم کی فطرت کا نتیجہ سمجھئے، تمیز اور امتیاز کامل کا مقام آخرت ہے جہاں خیر و شر کے درمیان پورا پورا امتیاز ظاہر ہو کر سامنے آجائیگا اگر یہ قطعی فیصلہ مکمل طور پر آج یہیں ہوجائے تو عالم غیب و شہادت کا فرق

باقی صفحہ ۲۵ پر

عقلمند وہ ہے

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی، مدظلہ

شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

ہوشیار اور توانا وہ ہے جو اپنے نفس پر قابو رکھے اور موت کے بعد کے لیے (یعنی آخرت کی نجات اور کامیابی کے لیے) عمل کرے، اور نادان و ناتواں وہ ہے جو اپنے کو اپنی خواہشات نفس کا تابع کردے (اور بجائے احکام خداوندی کے اپنے نفس کے تقاضوں پر چلے) اور اللہ سے امیدیں باندھے۔ (ترمذی و ابن ماجہ)

تشریح:۔ دنیا میں وہ کیّس (چالاک و ہوشیار اور کامیاب) وہ سمجھا جاتا ہے جو دنیا کمانے میں چست و چالاک ہو، خوب دونوں ہاتھوں سے دنیا سمیٹتا ہو، اور جو کرنا چاہے کر سکتا ہو، اور بے وقوف و ناتواں وہ سمجھا جاتا ہے جو دنیا کمانے میں تیز اور چالاک نہ ہو ——— اور اہل دنیا جو اس دنیوی زندگی ہی کو سب کچھ سمجھتے ہیں، اُن کو ایسا ہی سمجھنا بھی چاہیئے ——— رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں بتلایا کہ چونکہ اصل زندگی یہ چند روزہ زندگی نہیں ہے بلکہ آخرت کی نہ ختم ہونے والی زندگی ہی اصل زندگی ہے، اور اس زندگی میں کامیابی ان ہی کے لیے ہے جو اس زندگی میں اللہ کی اطاعت اور بندگی والی زندگی گزاریں ——— اس لیے درحقیقت دانشمند اور کامیاب اللہ کے وہ بندے ہیں جو آخرت کی تیاری میں لگے ہوئے ہیں اور جنہوں نے اپنے نفس پر قابو پا لیا اس کو اللہ کا مطیع و فرمانبردار بنا رکھا ہے ——— اور جنہوں نے برعکس حق الحمقوں کا حال یہ ہے کہ انہوں نے اپنے کو نفس کا بندہ بنا لیا ہے، اور وہ اس دنیوی زندگی میں اللہ کے احکام و اوامر کی پابندی کے بجائے اپنے نفس کے تقاضوں پر چلتے ہیں، اور اس کے باوجود اللہ سے اچھے انجام کی امیدیں باندھتے ہیں اور یقیناً بڑے نادان اور بے تمیز ناکام رہنے والے ہیں، خواہ دنیا کمانے میں وہ کتنے ہی چست و چالاک اور پھرتیلے نظر آتے ہوں۔ لیکن فی الحقیقت وہ بڑے ناعاقبت اندیش، کم عقلے اور ناکامیاب و نامراد ہیں، کہ جو حقیقی اور دائمی زندگی آنے والی ہے اس کی تیاری سے غافل ہیں اور نفس پرستی کی زندگی گزارنے کے باوجود اللہ سے خدا پرستی والے اچھے انجام کی امید رکھتے ہیں، نادان اتنی موٹی بات نہیں سمجھتے کہ:۔

گندم از گندم بروید جَو زِ جَو   از مکافات عمل غافل مشو

اس حدیث میں اُن لوگوں کو خاص آگاہی دی گئی ہے، جو اپنی عملی زندگی میں اللہ کے احکام اور آخرت کے انجام سے بے پرواہ اور بے فکر ہو کر اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں، اور اس کے باوجود اللہ کی رحمت اور اس کے کرم سے امیدیں رکھتے ہیں، اور جب اللہ کا کوئی بندہ ٹوکتا ہے، تو کہتے ہیں کہ اللہ کی رحمت بڑی وسیع ہے، اس حدیث نے بتلایا کہ ایسے لوگ دھوکے میں ہیں، اور ان کا انجام نامرادی ہے ——— پس معلوم ہوا کہ رجا اور یعنی اللہ سے رحمت اور کرم کی امید وہی محمود ہے جو عمل کے ساتھ ہو اور جو امید بے عملی اور بدعملی اور آخرت کی طرف سے بے فکری کے ساتھ ہو، وہ رجاء محمود نہیں ہے، بلکہ نفس و شیطان کا فریب ہے۔

معارف الحدیث جلد ۲

بعض شرعی احکام کی مصلحتیں اور حکمتیں

از: مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ

غیر مسلموں کی جانب سے چند اعتراضات در کار ہے امید ہے کہ آپ جواب ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

(۱) اسلام میں کثیر الازدواجی POLYGAMY کی اجازت کیوں ہے اور POLYANDRY کیوں ممنوع ہے؟ اگر اولاد کی شناخت کا مسئلہ ہے تو یہ تو خون کے ایک سادہ سے ٹیسٹ سے حل ہو جاتا ہے عورتیں چار شادی کا مطالبہ کریں تو کیا دلائل ہیں؟

(۲) اسلام میں خنزیر کیوں حرام ہے؟ اس کی اخلاقی طبی وجوہ ارشاد فرمائیں اور یہ ثابت فرمائیے کہ اس کا گوشت کیوں مضر ہے؟

(۳) اسلام سے پہلے شراب پی جاتی تھی یہ کیوں ممنوع نہ تھی؟

(۴) اگر کوئی اپنی بیوی کو غصے، غلط فہمی یا شبہ یا مجبوری کی حالت میں طلاق دے دے اور دوبارہ اس سے شادی کرنا چاہے تو مرد کی اس غلطی کی سزا اس بیچاری بے گناہ مظلومہ عورت کو حلالہ کی صورت میں کیوں دی جاتی ہے؟ کرے کوئی بھرے کوئی۔

(۵) اسلام میں (معاذ اللہ) عورت کو کمتر مخلوق کیوں تصور کیا جاتا ہے مثلاً جائیداد میں آدھا حصہ، آدھی گواہی، عقیقہ میں آدھی قربانی۔ طلاق کا حق نہ ہونا اگر خلع لینا چاہے تو اپنے حق مہر سے دستبردار ہونا پڑے، وغیرہ وغیرہ۔

جواب

آپ کے سوالات کے جواب سے پہلے دو اصولی باتیں عرض کرتا ہوں۔

غیر مسلموں سے گفتگو

۱۔ غیر مسلموں سے جب کبھی اسلام کے بارے میں گفتگو کی نوبت آئے تو گفتگو ہمیشہ اصول اسلام پر ہونی چاہئے۔ جزوی احکام پر نہیں، کیونکہ تمام جزوی احکام دراصل اصولوں پر مبنی ہیں۔ جب تک انسان ان اصولوں کا قائل نہ ہو، جزوی احکام کی حکمتیں ٹھیک ٹھیک سمجھ میں نہیں آسکتیں، اور ایک کے بعد دوسرے حکم پر اعتراض کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔

ہر حکم کی مصلحت سمجھ میں آنا ضروری نہیں

۲۔ اللہ تعالیٰ کا حکم حکمتوں سے خالی نہیں ہے، لیکن ضروری نہیں ہے کہ ہر حکم کی مصلحت کلی طور پر انسان کی سمجھ میں آجائے۔ اگر ہر حکم کی مصلحت انسان کی سمجھ میں آجاتی تو اللہ تعالیٰ کو وحی کے ذریعے احکام عطا فرمانے کی ضرورت نہ تھی، صرف اتنا کہہ دیا جاتا کہ مصلحت اور حکمت کے مطابق عقل سے کام لیکر عمل کرو۔ شریعت کے احکام تو آتے ہی عموماً اس جگہ ہیں جہاں یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ اگر اس معاملہ کو صرف انسانی عقل کے حوالے کیا گیا تو وہاں وہ ٹھوکر کھائے گا۔ لہٰذا اگر کسی حکم کی پوری مصلحت سمجھ نہ آئے تو اس حکم سے انکار نہیں کیا جائے گا۔ دیکھئے، حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ اپنے بیٹے کو ذبح کردو، بظاہر اس حکم میں کوئی مصلحت نہ تھی، لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مصلحت نہیں پوچھی، فوراً عمل کرنے پر تیار ہو گئے۔ جب اللہ تعالیٰ کو حکیم مطلق اور اپنا پروردگار مان لیا تو اس کا لازمی تقاضہ یہ ہے کہ اس کے ہر حکم کو بجالائے اور حکمت و مصلحت کا مطالبہ نہ کیا جائے۔

اگر آپ ایک ملازم رکھیں لیکن جب آپ اسے کسی کام کا حکم دیں تو وہ پہلے آپ سے اس کی مصلحت بتانے کا مطالبہ کرے، تو کیا وہ ملازم وفادار سمجھا جائے گا یا برطرف کرنے کا مستحق ہوگا؟ جب ایک ملازم کا یہ حال ہے تو بندے کا معاملہ اپنے مالک کے ساتھ خود سوچ لیجئے۔

لہٰذا اصل تو یہ ہے کہ شرعی احکام کی مصلحتوں کے زیادہ درپے نہیں ہونا چاہئے۔ تاہم بہت سے شرعی احکام کی کچھ مصلحتیں انسان کو سمجھ میں آجاتی ہیں۔ حضرت مولانا تھانویؒ کی کتاب "احکام اسلام عقل کی نظر میں" انہی مصلحتوں کو بیان کرنے کے لئے لکھی گئی ہے کبھی اس کا مطالعہ فرمالیں۔

اس تمہید کے بعد آپ کے سوالات کا مختصر جواب حاضر ہے۔

(۱) مردوں کو چار شادیوں کی اجازت کیوں؟

یہ ایک حیاتیاتی حقیقت ہے کہ اگر ایک مرد چار عورتوں کے پاس جائے تو چار رحم کو حاملہ بنا سکتا ہے لیکن ایک عورت چار مردوں کے پاس جائے تو وہ ایک ہی سے حاملہ ہوگی۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ فطرت کے لحاظ سے عورت یک زوجی کیلئے پیدا کی گئی ہے۔ نہ کہ مرد۔ اس کے علاوہ مرد پر ایسا کوئی زمانہ معمولاً نہیں آتا جب وہ جنسی تعلق کے قابل نہ ہو۔ لیکن عورت پر حیض و نفاس و حمل کے ایام میں ایسے دور باقاعدہ آتے ہیں جب وہ جنسی تعلق کے قابل نہیں ہوتی لہٰذا مرد کو جنسی تسکین کیلئے زیادہ کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ عورت کو اس کی ضرورت نہیں۔

(۲) خنزیر کیوں حرام ہے؟

خنزیر کے طبی نقصانات سینکڑوں اطباء اور ڈاکٹروں نے بیان کئے ہیں اور اخلاقی نقصانات یہ ہیں کہ اس سے قوت بہیمیہ میں اضافہ ہوتا ہے، جس کا مشاہدہ آپ دن رات مغرب میں کرتے ہیں۔

(۳) شراب ایک دم سے کیوں حرام نہیں ہوئی؟

اسلام کے احکام بتدریج آئے ہیں، ایک دم سے سارے احکام آجاتے ہیں تو عمل مشکل ہوتا اس لئے رفتہ رفتہ کرکے بری عادتیں چھڑوائی گئیں۔

باقی صفحہ پر

رئیس الاحرار مولانا محمد علی جوہرؒ

تحریر: مولانا زاہد الراشدی

رئیس الاحرار مولانا محمد علی جوہرؒ کی شخصیت برصغیر پاک و ہند و بنگلہ دیش کی تحریک آزادی سے آگاہی رکھنے والے کسی بھی ایک سے مخفی نہیں ہے انہوں نے آزادی ہند کے لیے جو بے پناہ خدمات سر انجام دی ہیں وہ نہ صرف برصغیر بلکہ دنیا بھر کی آزادی پسند اقوام کے لیے روشن مینار کی حیثیت رکھتی ہے

مولانا محمد علی جوہرؒ بنیادی طور پر اس مکتبہ فکر کے فیض یافتہ تھے جس نے برصغیر میں فرنگی حکمرانوں کے ساتھ تعاون اور صلح و آشتی کو ایک فکری تحریک کی صورت دی اور اسی تحریک کے نتیجہ میں آج ہماری اجتماعی زندگی کا ہر شعبہ فرنگی تہذیب و ثقافت اور معاشرت کے رنگ میں اسی حد تک رنگا جا چکا ہے کہ اصلاح و انقلاب کی کوئی صورت نظر نہیں آرہی ۔

مولانا جوہر کی علمی و فکری نشوونما علی گڑھ کے ماحول میں ہوئی لیکن قدرت نے ان کے سینہ کو حریت و حمیت کی جس چنگاری سے منور کیا تھا، علی گڑھ کا ماحول اور تربیت اس کی چمک دمک کو کم کرنے میں کامیاب نہ ہو سکی اور جب وہ عملی دنیا میں آئے تو علی گڑھ کی تربیت کے مطابق ہی انتظامیہ فرنگی کے ڈھانچہ میں خود کو فٹ نہ کر سکے۔ اور ان کے سینے میں چمکنے والی چنگاری رفتہ رفتہ شعلہ جوالہ کی صورت اختیار کر گئی ۔

اس وقت مولانا جوہر کی زندگی اور خدمت کا احاطہ مقصود نہیں اور نہ ہی یہ مختصر اوراق اس کے متحمل ہیں مگر ان کی زندگی کے وہ اہم کارنامے نظر انداز نہیں کیے جا سکتے جن کے برصغیر کی سیاست پر انتہائی دور رس اثرات پڑے ۔

علیگڑھ کے فکر سے بغاوت

۱۸۵۷ء کے جہاد حریت کے بعد برصغیر کے مسلمان دو مختلف مکاتب فکر میں بٹ گئے ایک مکتبہ فکر کا مرکز دیوبند میں تھا جس کا مقصد فرنگی حکمرانوں کی سیاست، معاشرت، کلچر، تعلیم، زبان غرضیکہ اس کی ہر چیز کا مکمل بائیکاٹ کر کے اسلامی معاشرت، علوم، زبان اور ملت اسلامیہ کی سیاسی بالادستی دوبارہ قائم کرنا تھا۔

جبکہ دوسرا مکتبہ فکر علی گڑھ سے اپنی فکری تحریک کو کنٹرول کر رہا تھا۔ اور اس کا نصب العین بدیشی حکمرانوں کا نظام، علوم و معاشرت قبول کر کے اجتماعی زندگی کی دوڑ میں مسلمانوں کو دوسرے باشندگان وطن کے شانہ بشانہ شریک کرنا تھا۔

فرنگی حکمرانوں کے بارے میں دیوبندی مکتب فکر عدم تعاون بلکہ کھلم کھلا تصادم کی پالیسی پر عمل پیرا تھا۔ اور علی گڑھ مکتب فکر تعاون اور وفاداری کی راہ پر گامزن تھا۔

ان دو کیمپوں کی تقسیم میں کھلبلی اس وقت مچی جب علی گڑھ مکتب فکر کے ایک نامور فرزند مولانا محمد علی جوہر علی گڑھ کی روایات نصب العین اور طرز فکر سے اعلانیہ بغاوت کر کے نہ صرف خود فرنگی دشمن کیمپ میں چلے آئے بلکہ علی گڑھ سکول کے تربیت یافتگان کو اس مکتب فکر سے کھلم کھلا بغاوت کی دعوت دے ڈالی۔ ان دنوں برصغیر میں فرنگی حکمرانوں سے ترک موالات کی تحریک زوروں پر تھی، شیخ الہند حضرت محمود حسن رحمہ اللہ کی قیادت میں پانچ سو علماء سرکاری اعزازات کی واپسی، فرنگی کی کونسلوں میں عدم شرکت، بدیشی مصنوعات کے بائیکاٹ اور سرکاری سکولوں کے مقاطعہ کا فتویٰ دے چکے تھے اور اس تحریک کے سب سے بڑے پرچارک مولانا محمد علی جوہر تھے جنہوں نے اپنی طوفانی تحریروں اور انقلابی تقریروں سے ملک بھر میں آگ لگا رکھی تھی۔

مولانا جوہرؒ نے اس تحریک میں علی گڑھ مدرسہ کے ارباب حل و عقد کو شمولیت کی دعوت دی جسے نہ صرف مسترد کر دیا بلکہ علیگڑھ کالج کی طرف سے مولانا محمد علیؒ کو ان کے ساتھیوں کو غدار قرار دے دیا گیا جس کے رد عمل میں مولانا جوہر نے حریت پسند طلبہ کی معیت میں کالج کے ہوسٹل پر قبضہ کر لیا اور کالج کے مقابلہ میں خیمے لگا کر جامعہ ملیہ کے نام سے متوازی مدرسہ شروع کر دیا۔ اس جامعہ کے پہلے پرنسپل مولانا محمد علی جوہر تھے اور علی گڑھ کے طرز فکر سے بغاوت کر کے آنے والے نوجوان اس کے طلبہ تھے، جامعہ ملیہ عرصہ دراز سے علی گڑھ میں پہلے خیموں میں اور پھر کرایہ کی کوٹھیوں میں جاری رہا۔ بالآخر اسے حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ کی خواہش پر دہلی منتقل کر دیا گیا ۔

مولانا محمد علی جوہرؒ کے اس جرأتمندانہ اقدام سے سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ جدید تعلیم یافتہ طبقے کے ذہنوں پر جمود و تعطل اور فرنگی دوستی کے جو پردے علی گڑھ کی تعلیم و تربیت نے ڈال رکھے تھے، وہ تار تار ہو گئے اور حریت و استقلال کی قومی تحریک جو اس سے قبل مذہبی حلقوں کے جنون کا نتیجہ سمجھی جاتی تھی جدید تعلیم یافتہ طبقہ کی شرکت سے فی الواقع ایک قومی تحریک کی صورت اختیار کر گئی ۔

تحریک خلافت

مولانا محمد علی جوہر کے اہم کارناموں میں سے ایک خلافت عثمانیہ کے حق میں وہ منظم تحریک بھی ہے جو ملت اسلامیہ کے سیاسی مرکز خلافت عثمانیہ کے خلاف یورپ کی ریشہ دوانیوں کے خلاف احتجاج کے طور پر منظم کی گئی تھی ۔

ترکی کی خلافت عثمانیہ صدیوں سے ملت اسلامیہ کی خدمت و پاسبانی کا مقدس فریضہ سر انجام دے رہی ہے۔ اور تمام ترخامیوں اور کوتاہیوں کے باوجود وہ اس صدی کے

آغاز تک ملت اسلامیہ کے ایک بہت بڑے حصہ کو ایک لڑی میں پروئے ہوئے تھی اور دنیا بھر میں مسلمانوں کا ایک مضبوط سہارا تھی۔ خلافت عثمانیہ یہی مرکزیت فرنگی استعمار کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح کھٹکتی تھی چنانچہ ترکی کو مرد بیمار سمجھ کر یورپی اقوام نے ملت عثمانیہ کا تیا پانچہ کرنے کے سوچے سمجھے منصوبہ کا آغاز کر دیا۔

برصغیر کے مسلمان خلافت عثمانیہ کی اہمیت و افادیت سے آگاہ تھے یہی وجہ ہے کہ جب مولانا محمد علی جوہر اور ان کے ہم نوا قائدین نے خلافت عثمانیہ کے خلاف یورپی ممالک کی ریشہ دوانیوں کو چیلنج کیا تو برصغیر کے مسلمان پروانوں کی طرح ان کے گرد جمع ہو گئے اور ان کے اس جذبہ و جوش کو دیکھتے ہوئے ہندو بھی ان کے ساتھ شریک عمل ہو گئے۔

تحریک خلافت میں برصغیر کے مسلمانوں نے جس اتحاد، ایثار، استقامت اور قربانی کا مظاہرہ کیا اس کے باعث یہ تحریک دنیا بھر کی چند نمایاں تحریکوں میں شمار ہوتی ہے اس تحریک کے مثبت اور منفی پہلوؤں پر بہت کچھ کہا جاتا ہے اور بہت کچھ کہنے کی گنجائش موجود ہے۔ لیکن تحریک خلافت کے اس تاریخ ساز کردار سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اس نے..........

۱۔ پہلی بار پورے برصغیر میں ہمہ گیر انقلاب و بغاوت کے شعلے بھڑکا کر فرنگی حکمرانوں کو یہ باور کرنے پر مجبور کر دیا کہ اس خطے کے باشندے اس کے اقتدار کو کبھی دل سے تسلیم نہیں کر سکتے۔

۲۔ برصغیر کی تحریک آزادی کو ایثار پیشہ اور پر جوش کارکنوں کی ایک ایسی کھیپ مہیا کی جس نے مختلف سیاسی جماعتوں میں ملت اسلامیہ کے سیاسی و ملی مقاصد کے لئے نمایاں خدمات سر انجام دیں۔

گول میز کانفرنس میں نعرۂ حق

مولانا محمد علی جوہر کے جذبات حریت اور ملی غیرت و حمیت کا اندازہ ان کی اس تقریر سے کیا جا سکتا ہے جو انہوں نے برصغیر کے سیاسی مستقبل کے بارے میں لندن میں برطانوی حکمرانوں کی طلب کردہ گول میز کانفرنس میں کی

باقی ص ۲۵ پہ

حضرت مجدد الف ثانی کے دفتر دوم مکتوب ۹۵ میں سے

ایک اقتباس

مشائخ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم میں سے جس نے بھی شطحیات (خلاف شریع باتیں) کے طور پر کلام کیا ہے اور بظاہر شریعت کے مخالف باتیں کہی ہیں یہ سب کفر طریقت کے مقام میں ہوا ہے جو کہ سکر اور بے تمیزی کا مقام ہے، جو بزرگ حقیقی اسلام کی دولت سے مشرف ہوتے ہیں وہ اس قسم کی باتوں سے بالکل پاک و مبرا ہیں اور ظاہر و باطن میں انبیائے کرام علیہم الصلوات والتسلیمات کی اقتدا کرتے ہیں اور ان ہی کے تابع رہتے ہیں لہذا جو شخص شطحیات کے طور پر کلام کرتا ہے اور سب کے ساتھ مقام صلح میں ہے اور سب کو صراط مستقیم پر خیال کرتا ہے اور حق (تعالیٰ) خلق (مخلوق) کے درمیان تمیز نہیں کرتا اور ان میں دوئی کے وجود کا قائل نہیں ہوتا تو ایسا شخص اگر مقام جمع تک پہنچ چکا ہے اور کفر طریقت سے متحقق ہو کر ماسویٰ کا نسیان حاصل کر چکا ہے تو اس کا کلام مقبول ہے اور اس کی وہ باتیں جو سکر کی وجہ سے پیدا ہوئی ہیں تو ان کا ظاہری مطلب نہیں لیا جائے گا (بلکہ ان کی تاویل کی جائے گی) ———— اور اگر وہ شخص اس حال کے حصول کے بغیر اور کمال کے درجہ اولیٰ میں پہنچے بغیر اس قسم کی (سکریہ) باتیں کرتا ہے اور سب کو حق اور صراط مستقیم پر جانتا ہے اور حق و باطل میں تمیز نہیں کرتا تو ایسا شخص زندیق و ملحد ہے جس کا مقصود شریعت کو باطل کرنا ہے اور جس کا مطلب انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات جو کہ رحمت عالمیان ہیں ان کی دعوت کو ختم کرنا ہے۔ پس اس قسم کے خلاف (شریعت) کلمات حق والے سے بھی صادر ہوتے ہیں اور باطل والے سے بھی، لیکن سچے کے لیے آب حیات ہیں اور جھوٹے کے لیے زہر قاتل، جس طرح کہ دریائے نیل کا پانی بنی اسرائیل کے حق میں آب خوشگوار تھا اور قبطی کے حق میں خون ناگوار۔

اسی مقام پر اکثر سالکوں کے قدم پھسل جاتے ہیں اور بہت سے مسلمان اکابر ارباب سکر کی باتوں کی تقلید کر کے راہ راست سے منحرف ہو کر ضلالت اور خسارت کے کوچوں میں جا پڑے ہیں اور اپنے دین کو برباد کر بیٹھے ہیں۔ وہ یہ نہیں جانتے کہ اس قسم کی باتوں کا قبول کرنا چند شرائط پر مشروط ہے جو ارباب سکر میں تو پائی جاتی ہیں اور ان میں مفقود ہیں، ان شرائط میں سے بڑی شرط نسیان ماسوائے حق سبحانہ ہے جو کہ اس قبولیت کی دہلیز ہے اور سچے اور جھوٹے کے درمیان امتیاز شریعت پر استقامت ہونے اور نہ ہونے کی علامت ہے۔ جو سچا ہے وہ سکر و مستی اور بے تمیزی کے باوجود شریعت کے خلاف بال برابر بھی کوئی عمل نہیں کرے گا۔ ———— منصور انا الحق کہنے کے باوجود قید خانے میں بھاری زنجیروں کے ساتھ جکڑا ہونے کی حالت میں ہر شب پانچ سو رکعات نماز نفل ادا کرتا تھا اور وہ کھانا جو اس کو ظالموں کے ہاتھ سے ملتا تھا اگرچہ وہ حلال کے ذریعے سے ہوتا تھا نہیں کھاتا تھا اور جو شخص باطل پرست ہے تو اس پر احکام شرعیہ کا بجا لانا کوہ قاف کی طرح بھاری ہے۔ آیۂ کریمہ

کَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ ؕ (شوریٰ ۴۲ آیت ۱۳)

"وہ جس کی طرف تم ان کو بلاتے ہو وہ مشرکوں پر بہت بھاری ہے"۔ ان کی حالت کی نشاندہی کرتی ہے۔

رَبَّنَا آتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا (کہف ۱۸ آیت ۱۰)

(اے ہمارے پروردگار! ہم کو اپنی جناب سے رحمت عطا فرما اور ہمارے کام میں بہتری نصیب فرما)۔

وَالسَّلَامُ عَلَىٰ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ (اور سلام ہو ان پر جو ہدایت کی پیروی کریں)۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ایمان افروز واقعات

عبدالرحمٰن بن عوف کا اپنے بھائی انصار پر کسی قسم کا بوجھ نہ ڈالنے کا واقعہ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تاجر تھے۔ صحیح بخاری میں حضرت عبدالرحمٰنؓ کا بیان نقل کیا ہے کہ جب ہم مدینہ منورہ آئے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے اور سعد بن ربیع انصاریؓ کے درمیان بھائی چارہ (مواخاۃ) کرادی۔ سعد بن ربیع نے کہا کہ میں انصار میں سب سے زیادہ مال والا ہوں۔ لہٰذا میں اپنا آدھا مال تم کو دے دیتا ہوں۔ اور میری دو بیویاں ہیں تمہاری وجہ سے ان میں سے ایک جس کو تم چاہو طلاق دے دیتا ہوں جب اس کی عدت گذر جائے تو تم نکاح کر لینا میں نے کہا بارک اللہ لک فی اہلک و مالک (اللہ تعالیٰ تمہارے اہل اور مال میں برکت دے)، اس پیشکش کی ضرورت نہیں مجھے تو بازار کا راستہ بتا دو جہاں کاروبار ہوتا ہو چنانچہ بنو قینقاع کا بازار بتا دیا گیا۔ وہاں انہوں نے پہلے ہی دن تجارت کی اور اسی دن نفع میں بہت سا پنیر اور گھی بچا کر لے آئے۔ دوسرے دن بھی ایسا ہی کیا تھوڑا ہی سا وقت گذرا تھا کہ انہوں نے شادی بھی کر لی اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کے کپڑوں پر ذرا سا پیلے رنگ کا اثر تھا جو بیوی کے کپڑے سے لگ گیا تھا، آپؐ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے انصار کی ایک عورت سے نکاح کر لیا ہے۔ فرمایا تم نے مہر میں اس کو کیا دیا ہے؟ عرض کیا ایک گٹھلی کے برابر سونا دیا ہے آپؐ نے فرمایا ولیمہ کرو خواہ ایک ہی بکری ہو۔ (بخاری)

حضرت ثابت بن قیس کا اپنی بلند آوازی سے ڈرنے کا واقعہ!!!!

حضرت محمد بن ثابت انصاری سے روایت ہے کہ حضرت ثابت بن قیسؓ نے حضورؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے یہ ڈر ہے ایسا نہ ہو کہ میں تباہ ہو گیا ہوں آپؐ نے فرمایا یہ کس لئے؟ عرض کیا کہ اللہ پاک نے ہم لوگوں کو منع کیا ہے کہ ہم نے جو کچھ نہیں کیا ہم اس پر تعریف کئے جانے کو پسند کریں اور میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں کہ مجھے اپنی تعریف پسند ہے۔ اللہ پاک نے ہمیں تکبر سے منع کیا اور میں اپنے آپ کو پاتا ہوں کہ زینت کو محبوب رکھتا ہوں۔ اللہ پاک نے ہمیں آپؐ کی آواز پر آواز بلند کرنے سے منع فرمایا ہے اور میری آواز بلند ہے۔ حضورؐ نے فرمایا اے ثابتؓ! کیا تم اس بات سے راضی نہیں کہ زندگی میں تمہاری تعریف کی جائے؟ اور تمہیں شہادت نصیب ہو اور تم جنت میں داخل ہو؟ عرض کیا یا رسول اللہ بے شک یہ باتیں پسند ہیں راوی کہتے ہیں چنانچہ انہوں نے اس طرح زندگی گذاری کہ ان کی تعریف کی گئی اور انہوں نے مسیلمہ کذاب کی جنگ میں جام شہادت نوش کیا۔ (۹۰۳)

حضرت ثابت بن قیسؓ کا دوسرا واقعہ

حضرت ثابت بن قیس بن شماسؓ کی صاحبزادی کہتی ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ جب یہ آیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی :-

ان اللّٰہ لا یحب کل مختال فخور ہ (سورہ لقمان)

ترجمہ:- بے شک اللہ تعالیٰ کسی تکبر کرنے والے کو پسند نہیں کرتے۔ تو حضرت ثابتؓ پر نہایت بھاری بات پڑی اور اپنا دروازہ بند کر لیا اور رونا شروع کر دیا۔ حضورؐ کو اس بات کی اطلاع دی گئی آپؐ نے ان کے پاس آدمی بھیجا اور ان سے پوچھا کہ کیا بات ہے؟ انہوں نے اس چیز کی آپؐ کو خبر دی جو اس آیت سے ان پر بھاری پڑی۔ اور عرض کیا میں ایک آدمی ہوں کہ زینت اور جمال کو پسند کرتا ہوں اور یہ کہ اپنی قوم میں سردار ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو بلکہ تم بھلائی کے ساتھ زندگی گذارو گے خیریت کے ساتھ تمہاری وفات ہوگی اور تمہیں اللہ پاک جنت میں داخل کرے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ جب اللہ پاک نے حضورؐ پر یہ آیت اتاری۔

یاایھا الذین اٰمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروا لہ بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون ہ (سورہ حجرات رکوع ۱)

ترجمہ:- اے ایمان والو! تم اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے بلند مت کیا کرو اور نہ ان سے ایسے کھل کر بولا کرو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے سے کھل کر بولا کرتے ہو۔ ایسا نہ ہو کبھی تمہارے اعمال برباد ہو جاویں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔" جب بھی انہوں نے ایسا ہی کیا اور حضورؐ کو خبر دی گئی آپؐ نے ان کی طرف آدمی بھیجا انہوں نے اس سے جو کچھ اس آیت کی وجہ سے ان پر گذری اس کی اطلاع دی۔ اور یہ بلند آواز والے تھے اور انہیں یہ خوف پیدا ہو گیا تھا ایسا نہ ہو کہ یہ ان لوگوں میں سے ہوں کہ جن کا عمل ضائع ہو گیا ہے تو حضورؐ نے فرمایا بلکہ تم ایسی حالت میں زندگی گذارو گے کہ لوگ تمہاری تعریف کریں گے اور تمہیں شہادت کی موت نصیب ہوگی۔ (۴۱۴)

صحابہؓ کا نامحرم لڑکیوں کے سامنے نگاہیں نیچی کر کے گذرنا!!!!

صحابہؓ کا ایک لشکر عیسائیوں کے مقابلہ میں روانہ ہوا عیسائیوں نے سازش کی کہ نوجوان لڑکیوں کو بناؤ سنگار کر کے راستے میں کھڑا کر دیا۔ ادھر فوج کے سپہ سالار کو معلوم ہوا اور اس سازش کا علم ہوا تمام فوج

باقی صفحہ ۲۵ پر

غیر اسلامی اخلاق

قرآن و سنت کی روشنی میں

انتخاب: عبداللہ حسنی ندوی

بے جا خوشامد و چاپلوسی

اسلام بے جا خوشامد و چاپلوسی کو بھی ناپسند کرتا ہے کیونکہ بے جا خوشامد اور تعریف سے آدمی کے اندر غرور پیدا ہو جاتا ہے، نفس موٹا ہو جاتا ہے اور اپنے عیب و ہنر پر نظر ڈالنے والی آنکھ کی روشنی ختم ہو جاتی ہے، قرآن مجید میں ایسے خود پسند یہودیوں اور خوشامد پسند منافقین کے بارے میں کہا گیا ہے۔

ترجمہ۔ جو اپنے کارنامے پر اتراتے ہیں اور جو انھوں نے نہیں کیا اس پر تعریف کئے جانے کو پسند کرتے ہیں تو ان کو ہرگز نہ سمجھنا کہ وہ سزا سے بچ جائیں گے اور ان کے لئے دردناک سزا ہے۔ (آل عمران)

حد سے زیادہ مال کی محبت

اسلامی تعلیمات حد سے زیادہ مال کی محبت کی مذمت اور خرچ نہ کرنے کی برائی سے بھری ہوئی ہیں اور قرآن مجید کی آیتوں کی اتنی بڑی تعداد اس سلسلہ میں وارد ہوئی ہیں کہ جن کا شمار کرنا مشکل ہے۔ اسی طرح پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال میں اس قدر کثرت سے اس بری عادت پر اظہار ناپسندیدگی کیا گیا جن کو جمع کرنے کے لئے ایک دفتر درکار ہے، اور خود حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کے جن اوصاف کو یاد دلایا اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے، حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مخاطب کرتے ہوئے یوں عرض کیا۔

یارسول اللہ! آپ قرابت والوں کا حق اور مقروضوں کا قرض ادا کرتے ہیں، غریبوں کو سرمایہ دیتے ہیں مہمانوں کو کھلاتے ہیں اور حق کے مصیبت زدوں کی مدد کرتے ہیں۔ (بخاری)

سورہ مدثر جو آغاز نبوت کی سورتوں میں سے ہے اس میں دوزخیوں کے سوال و جواب کا مکالمہ ہے ان سے جب پوچھا جائے گا تم دوزخ میں کیوں ڈالے گئے؟ تو کہیں گے! ہم نماز نہیں نہیں پڑھتے تھے اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے، مخالفوں کے ساتھ مل کر ہم دین حق پر اعتراض کیا کرتے تھے اور سب اس لئے تھا کہ ہم اپنے عمل کی جزا اور سزا کے دن پر یقین نہیں رکھتے تھے۔

ترجمہ۔ تم کو دوزخ میں کیا چیز لے گئی۔ کہیں گے کہ ہم نمازیوں میں سے نہ تھے اور مسکین کو کھلاتے نہ تھے اور بحث کرنے والوں کے ساتھ ہو کر ہم بھی بحث کیا کرتے تھے اور روز جزا کو جھٹلاتے تھے۔ (مدثر)

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے۔

جس نے مال اکٹھا کیا اور اس کو گنا کیا۔ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اس کو ہمیشہ رکھیگا ہرگز یوں نہیں، وہ بالضرور دوزخ میں ڈالا جائے گا۔

بخل

بخیل آدمی نہ دنیا میں خوش رہتا ہے اور نہ آخرت ہی سنورتی ہے، دنیا میں سب کچھ ہونے کے بعد بھی نہ اچھا کھانا میسر آتا ہے، نہ اچھا پہننا، نہ عزت نہ آبرو، ہر ایک اس کے نام سے نفرت کرتا ہے اور فقراء اس کے لئے بددعاء، یہاں تک کہ بیوی بچے جن کے لئے وہ سب کچھ کرتا ہے وہ بھی اس سے خوش نہیں رہتے، خود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پناہ مانگا کرتے تھے، آپ کی دعاؤں میں یہ دعا بھی تھی، خداوندا! میں بخل، کسل مندی، کبرسنی۔ قبر کے عذاب اور زندگی و موت کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (مسلم)

اسی طرح لالچ بیجا حرص و طمع سے نفس کو بچانے کی بڑی تاکید ہے اور ایثار اور اپنے پر دوسروں کو ترجیح دینے کی بڑی ترغیب، ارشاد ہے۔

ترجمہ۔ اپنے اوپر (اوروں کو) ترجیح دیتے اگرچہ خود ان کو ضرورت ہو۔ اور جو اپنے جی کو لالچ سے بچائے

باقی ص ۲۵ پر

ناپ تول میں تاکید

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ناپنے تولنے والو! تم دو ایسے کاموں کے (یعنی ناپنے تولنے کے) ذمہ دار بنائے گئے ہو، خبردار! (ناپ تول ٹھیک رکھنا)، ان میں (یعنی ناپ تول کی خرابی کے باعث) ہلاک ہو گئیں تم سے پہلے گذری ہوئی امتیں۔ (بخاری شریف)

قوم شعیبؑ کا یہ حال تھا کہ لوگوں کو کم تول دیتے تھے۔ حضرت شعیبؑ کے سمجھانے سے باز نہ آئے۔ آخر وہ ہلاک ہو گئے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:۔

خرابی ہے واسطے کم دینے والوں کے۔ جب ماپ لیویں لوگوں سے پورا لیں۔ اور جب ماپ دیں ان کو یا تول دیں ان کو کم دیں۔ کیا یہ لوگ (کم تولنے، کم ماپنے، کم ناپنے والے) نہیں جانتے کہ وہ اٹھائے جائیں گے واسطے ایک بڑے دن کے۔ جس دن کھڑے ہوں گے لوگ واسطے رب العلمین کے۔ (پ ۳۰ ع ۸)

گویا اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو یوم الحساب سے ڈرا رہا ہے کہ اس دن کس طرح چھٹکارا پائیگا

داستانِ ازبلا

اسپین کی تاریخ کا ایک منفرد واقعہ

جس نے عیسائی دنیا میں ہلچل مچا دی

ردِّ عیسائیت پر جدید انداز میں ایک دلچسپ سلسلہ

قسط:۱۲

از: محمد سعید خان دہلوی

عمر لحمی: "اچھا! کیا پیشوایانِ مذہب کی زندگیاں عام لوگوں کی زندگیوں سے بھی زیادہ خراب ہوتی ہیں؟
ازبلا! تم کیا کہہ رہی ہو؟ دیکھو مسلمان ہونے کے یہ معنی نہیں کہ تم کسی پر غلط الزام لگاؤ۔ قرآن حکیم میں بہتان لگانے کی سزا بڑی سخت ہے۔"

ازبلا: "جی ہاں، بے شک آپ کو یہی خیال کرنا چاہیے۔ کیونکہ آپ راہبانہ زندگی کی سیاہ کاریوں سے واقف نہیں ہیں اور چونکہ آپ ان سیاہ کاریوں کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اس لیے آپ میرے بیان کی تکذیب کریں یا اس کو باور نہ کریں تو اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں ہے۔"

عمر لحمی: "کیا واقعی ایسی ہی بات ہے؟ اگر ہے تو ذرا تفصیل سے بیان کرو۔"

مجلس کے تمام حاضرین نے ازبلا سے درخواست کی کہ وہ عیسوی مذہب کے ان خفیہ حالات پر روشنی ڈالیں تاکہ اسلام کی بے بہا نعمتوں کے اندازہ کرنے کا ہمیں موقع ملے۔

ازبلا: "آپ جانتے ہیں کہ عیسائی مذہب میں ترکِ دنیا اور رہبانیت کی زندگی پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے ہمارے اکثر پادری راہب یا تارک الدنیا ہوتے ہیں۔ وہ حصولِ نجات کے خیال سے بڑی بڑی مشقتیں جھیلتے ہیں اور طرح طرح سے اپنے جسموں کو آزار پہنچاتے ہیں۔ اسی طرح عیسائی عورتیں بھی راہبہ یا نن بن جاتی ہیں (نن ان عورتوں کو کہتے ہیں جو حضرت مریمؑ کے نقشِ قدم پر چل کر ہمیشہ کے لیے تجرد کی زندگی بسر کریں) لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ راہب اور راہبہ اپنی عصمت کو محفوظ نہیں رکھ سکتیں۔ راہب اور پیشوایانِ دین بھی خراب ہوتے ہیں۔ اور ننیں بھی اکثر حالتوں میں صفت بدست غیر بن جاتی ہے۔ اعترافِ گناہ کی جو یہ رسم ہے۔ اس میں اکثر راہبوں کو اپنی خواہشاتِ نفسانی کے پورا کرنے کا اچھا موقع مل جاتا ہے۔ ننوں میں بھی بکثرت یہ اخلاقی مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ بعض راہب تو اپنی ماں اور بہن تک ...... (یہاں ازبلا شرم کے مارے پانی پانی ہو جاتی ہے)

تمام مجمع: لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ استغفر اللہ! اللہ کی پناہ۔ توبہ توبہ!"

عمر لحمی: "یہ باتیں صرف اس لیے ہوتی ہیں کہ تجرد اور رہبانیت کی زندگی کو عیسائی مذہب میں افضل قرار دیا گیا ہے جو فطرت اور قانونِ الٰہی کے بالکل خلاف ہے عیسائیت کے باطل ہونے کی یہ بھی زبردست دلیل ہے کہ وہ انسان کو ایسی تعلیم دیتا ہے جو فطرت کے خلاف ہے اور جس پر انسان ہرگز عمل نہیں کر سکتا۔ اسی واسطے اسلام کے داعی صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا تھا کہ "لا رھبانیۃ فی الاسلام" اسلام میں رہبانیت یا ترکِ دنیا نہیں ہے۔ پھر فرمایا: "النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی" نکاح کرنا میرا طریقہ ہے اور جس نے میرے طریقہ سے منہ پھیرا وہ مجھ میں سے نہیں ہے قرآن حکیم فرماتا ہے کہ "رہبانیت کو لوگوں نے خود ہی اختیار کر لیا ہے۔ حالانکہ ہم نے ان پر اس بات کو لازم نہیں کیا تھا لیکن وہ لوگ رہبانیت کو نباہ نہ سکے اور ہے بھی یہی بات کہ جو چیز فطرت اور قانون کے خلاف ہوگی۔ اس کو کون نباہ سکتا ہے۔"

ازبلا: "کیا اسلام نے رہبانیت اور ترکِ دنیا سے منع فرمایا ہے؟"

عمر لحمی: بے شک، اور ابھی تم نے قرآن و حدیث کا فیصلہ کیا سنا ہے؟"

یہاں ازبلا پر رقت کی حالت طاری ہو جاتی ہے اور اسلام کی عظمت اس کے دل میں اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

ایک شخص: "ان تو راہب حرام و حلال جائز و ناجائز میں کوئی تمیز نہیں کرتے۔"

ازبلا: "باتیں تو بہت زیادہ شرمناک ہیں مگر آپ اسی سے اندازہ لگا لیجئے کہ جب ماں اور بہن کی عزت بھی ان کے ہاتھ سے محفوظ نہیں رہ سکتی تو وہ کیا کچھ نہ کرتے ہوں گے۔"

مسٹر لیکی نے اپنی کتاب "تاریخ اخلاق یورپ" میں بڑی شرح و بسط کے ساتھ راہبوں اور عام پادریوں کی سیاہ کاریوں کو بے نقاب کیا ہے اور لکھا ہے کہ دنیا کا کوئی اخلاقی جرم ایسا نہ تھا جس کا وہ ارتکاب نہ کرتے ہوں۔ حتیٰ کہ اپنی ماں اور بہن سے بھی ......

ایک شخص: "کیا ننوں (مجرد عورتوں) کی اخلاقی حالت بھی ایسی ہی ہے؟"

ازبلا: خدا محفوظ رکھے۔ ان کی حالت تو راہبوں

سے بھی زیادہ ناگفتہ بہ ہے۔ نہایت بے شرمی سے ......"
خود یورپین مؤرخین نے اس واقعہ کو تسلیم کیا ہے کہ نوں کے ایک مدرسہ کے حوض کو جب صاف کرایا گیا تو کئی ہزار بچوں کی کھوپڑیاں نکلیں جو بغرض اخفاء زنا اس میں ڈال دی گئی تھیں۔"

عمر حلمی: "اصل میں تمام فساد کی جڑ کفارہ کا عقیدہ ہے جس نے عیسائیوں کو گناہ کرنے کا لائسنس دے دیا ہے۔"

از بلا: "بے شک آپ نے خوب کہا۔ حقیقت میں کفارہ کے عقیدہ نے گناہ کا خوف ہی دل سے نکال دیا ہے اور ہر شخص یہ سمجھنے لگا ہے کہ ارتکاب گناہ کے بعد پادری کے روبرو اعتراف جرم کرنے ہر قسم کی خطائیں معاف کرالیں گے۔"

عمر حلمی: "اللہ اکبر! اسلام کی فضیلت اور حقانیت کا پتہ یہیں سے چلتا ہے۔ اسلام نے جہاں کفارہ کی تردید فرما کر نجات و فلاح کو اعمال صالحہ پر مبنی قرار دیا تو ساتھ ہی قرآن نے یہ اصول بھی مقرر کر دیا کہ (ترجمہ) جس شخص نے ذرہ برابر بھی بھلائی کی ہو گی وہ اس کو ضرور دیکھے گا۔ اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہو گی وہ اس کا ضرور مزہ چکھے گا۔"

ایک شخص: (از بلا سے) "غالباً آپ کو یہ معلوم ہو گا کہ عیسائیوں کو ارتکاب جرم پر کفارہ نے آمادہ کیا ہے مگر ان کی ایک اور وجہ بھی ہے اور وہ یہ کہ عیسائی تمام انبیاء کو گناہ گار مانتے ہیں اور ان کی نسبت خیال کرتے ہیں کہ وہ اپنی زندگی میں ہر قسم کا گناہ کرتے رہے ہیں۔"

از بلا: "یہ بات تو غلط معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ اگر انبیاء علیہم السلام کو بھی گناہ گار مان لیا جائے تو گناہوں سے نفرت دلانے کے لیے پھر اور کون سی جماعت رہ جاتی ہے۔ اور پھر انبیاء کو کیا حق رہ جاتا ہے کہ وہ لوگوں کو گناہوں سے بچنے کو ہدایت کریں؟"

عمر حلمی: "بے شک! آپ کا یہ خیال صحیح ہے مگر اس کا کیا علاج کہ عیسائی انبیاء علیہم السلام کو بت پرست (نعوذ باللہ) زانی اور کذاب تک تسلیم کرتے ہیں؟"

از بلا: "یا اخی! کیا واقعی عیسائیوں کا انبیاء کے متعلق یہی عقیدہ ہے اور کیا وہ ان کو بت پرست اور کذاب بھی مانتے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو ان کی کس کتاب میں لکھا ہے؟"

عمر حلمی: "میری بہن! ابھی آپ کو کیا معلوم ہے کہ عیسائی قوم کے خیالات کیا ہیں۔ اور وہ گناہوں کا پروانہ حاصل کرنے کے لیے انبیاء پر کیسے کیسے سنگین الزام لگاتی ہے۔ چونکہ تم نے ابھی اپنی الہامی کتابوں کو غور سے نہیں پڑھا۔ اس لیے آپ کو ہماری باتیں سن سن کر حیرت ہوتی ہے۔ میں تم کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر اسلام کا ظہور نہ ہوا ہوتا اور نبیوں کے سردار سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا کر یہود و نصاریٰ کی غلط کاریوں کو، وہ فاش نہ کرتے تو آج انبیاء علیہم السلام کی عصمت و نبوت کا ڈھونڈھے سے بھی پتہ نہ چلتا۔"

از بلا: "کیا عیسائی ایسے بے غیرت ہو گئے ہیں کہ انبیاء کو گناہ گار تسلیم کرتے ہوئے بھی ان پر ایمان رکھتے ہیں۔ میرے خیال میں شاید آپ کو غلط فہمی ہو گئی ہے۔ میں نے تو آج تک کسی سے بھی نہیں سنا کہ انبیاء نے بت پرستی بھی کی ہے۔ یا انھوں نے جھوٹ بھی بولا ہے۔ کیا عیسائیوں کی مذہبی اور الہامی کتابوں سے آپ اپنا دعویٰ ثابت کر سکتے ہیں؟"

عمر حلمی: "بے شک! آپ کی الہامی کتابوں......"

از بلا: "میری الہامی کتابوں میں؟ میری مذہبی اور الہامی کتاب تو قرآن عزیز ہے۔"

عمر حلمی: "میرا مطلب یہ ہے کہ عیسائی ہونے کی حالت میں جن کتابوں کو آپ الہامی یقین کرتی تھیں ان میں یہ تمام باتیں لکھی ہیں۔"

از بلا: "سخت حیرت ہے! براہ کرم ذرا اس کا ثبوت پیش فرمائیے۔"

باقی آئندہ
شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں

جباکارپیٹس
ڈیلرز
قائد آباد کارپٹ • مون لائٹ • بلال کارپٹ •
یونائیٹڈ کارپٹ • ڈیکورا کارپٹ • اولمپیا کارپٹ
مساجد کیلئے خاص رعائت
سہ۔ این آر ایونیو نزد جدید پوسٹ آفس بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد فون: 6646888 6646665

قادیانیوں کے پانچ ارکان مذہب

- انگریز کی اطاعت فرض
- جہاد حرام
- جھوٹ
- منافقت اور دھوکہ
- قبروں کی تجارت اور چندہ

ایک قادیانی کا خط اور اس کا جواب

از قلم محمد حنیف ندیم

قسط نمبر۵

۱۔ یہ وہ زمین ہے جس کے نیچے جنت ہے پس جو شخص اس میں داخل ہوا وہ جنت میں داخل ہوا۔

۲۔ روئے زمین کی تمام مقابر اس زمین کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ (ترجمہ)

۳۔ جہاں سے آدم کو نکالا تھا وہ عارضی بہشت تھی یہ دائمی جنت ہے۔ (الفضل قادیان ج ۲۴ نمبر ۱۵۶ ۵ ستمبر ۱۹۳۶ء)

اگر آپ کو ذرا بھی عقل سلیم ہے تو خود انصاف کریں اور فیصلہ کریں کہ مرزا قادیانی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر پر جہاں ہر وقت ہر آن اللہ تعالیٰ کی رحمت اور انوار و تجلیات کی بارش برستی رہتی ہے جہاں درود و سلام کے زمزمے گونجتے ہیں جہاں درود و سلام بحضور خیر الانام پڑھنے کے لئے ستر ہزار فرشتے صبح کو اور ستر ہزار فرشتے شام کو نازل ہوتے ہیں اور فرشتوں کی جو جماعت ایک مرتبہ آجاتی ہے پھر قیامت تک اس کا نمبر نہیں آئے گا۔ پھر وہ مبارک جگہ جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہیں دنیا کی کوئی قبر اس کے برابر نہ ہو سکتی ہے بتائیے کہ کیا مرزا نے یہ کہہ کر "قادیان کے بہشتی مقبرہ کا روئے زمین کی تمام مقابر مقابلہ نہیں کر سکتیں" نہ صرف حضورؐ کے روضۂ مبارک کی بلکہ خود حضورؐ کی توہین نہیں کی؟ اور کیا جو شخص اتنا بڑا گستاخ ہو وہ اس قابل ہے کہ اسے آپ لوگ نبوت، مہدی اور مسیح وغیرہ کے بلند منصب پر بٹھائیں؟ مرزا قادیانی نے تو بے حیائی پہ کمر باندھی ہوئی تھی اور جب آدمی بے حیا ہو جاتا ہے تو پھر جو چاہے کرتا پھرے اور کہتا رہے لیکن آپ میں حیا کا مادہ ہے تو آپ ایسے بے حیا اور گستاخ کی پیروی کر کے اپنی عاقبت کیوں برباد کر رہے ہیں؟

فریب کاری اور عیاری:۔

یہ ٹھیک ہے کہ یہ مرزا قادیانی نے روضۂ رسولؐ کی شان میں گستاخی کی ہے لیکن دراصل نام نہاد بہشتی مقبرہ کی تعریف کے پل باندھ کر اپنے سادہ لوح پیروکاروں سے دولت اور چندہ سمیٹنا مقصود تھا جس میں مرزا اور اس کے اہل خاندان خوب کامیاب رہے اور خوب پیسہ وصول کیا لیکن سوال یہ ہے کہ وہ دولت جو سبز باغ دکھا کر ہتھیائی گئی تھی کیا وہ دعوے اور وعدے کے مطابق اسلام کی اشاعت پر خرچ ہوئی؟ یقیناً نہیں۔

چندے کا مصرف:۔

اسلام اور تبلیغ اسلام کے نام پر حاصل کردہ چندے کا مصرف کیا تھا ذیل میں اس کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیے:۔

اور جس روز مسجد کے چندہ کے واسطے کریالہ کی طرف جا رہے تھے۔ اور جناب نواب خاں صاحب تحصیلدار کے تانگہ پر ہم تینوں سوار تھے۔ کوچبان اور جناب خواجہ (کمال الدین) صاحب آگے تھے۔ میں (سید سرور شاہ صاحب) اور جناب (یعنی مولوی محمد علی صاحب) پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ تو خواجہ صاحب نے یہ فرما کر کہ راستہ باتوں سے طے ہوا کرتا ہے اور میرا ایک سوال ہے جس کا جواب مجھے نہیں آتا میں اسے پیش کرتا ہوں۔ آپ اس کا جواب دیں۔ سوال شروع کیا۔ صحیح اور یقینی مضمون اس کا یہ تھا۔

پہلے ہم اپنی عورتوں کو یہ کہہ کر کہ انبیاء اور صحابہ والی زندگی اختیار کرنی چاہئے کہ وہ کم اور خشک کھاتے اور خشن پہنتے تھے۔ اور باقی بچا کر اللہ کی راہ میں دیا کرتے تھے۔ اسی طرح ہم کو بھی کرنا چاہئے۔ غرض ایسے وعظ کر کے کچھ روپیہ بچاتے تھے۔ اور پھر وہ قادیان بھیجتے تھے۔ لیکن جب ہماری بیبیاں خود قادیان گئیں۔ وہاں پر رہ کر اچھی طرح وہاں کا حال معلوم کیا تو واپس آ کر ہمارے سر پر چڑھ گئیں۔ کہ تم بڑے جھوٹے ہو۔ ہم نے تو قادیان میں جا کر خود انبیاء اور صحابہ کی زندگی کو دیکھ لیا ہے۔ جس قدر آرام کی زندگی اور تعیش وہاں پر عورتوں کو حاصل ہے۔ اس کا تو عشر عشیر بھی باہر نہیں۔ حالانکہ ہمارا روپیہ اپنا کمایا ہوا ہوتا ہے۔ اور ان کے پاس جو روپیہ جاتا ہے وہ قومی اغراض کے لئے قومی روپیہ ہوتا ہے۔ لہٰذا تم جھوٹے ہو جو جھوٹ بول کر اس عرصہ دراز تک ہم کو دھوکہ دیتے رہے اور آئندہ ہم ہرگز تمہارے دھوکہ میں نہ آویں گی پس اب وہ ہم کو روپیہ نہیں دیتیں کہ ہم قادیان بھیجیں۔

اس پر خواجہ (کمال الدین) صاحب نے خود ہی فرمایا تھا کہ ایک جواب تم لوگوں کو دیا کرتے ہو پھر تمہارا وہ جواب میرے آگے نہیں چل سکتا۔ کیونکہ میں

خود واقف ہوں اور پھر بعض زیورات اور بعض کپڑوں کی خرید کا مفصل ذکر کیا ....

(کشف الاختلاف صفحہ ۱۳ سید سرور شاہ قادیانی)

لدھیانہ کا ایک شخص تھا جس نے ایک دفعہ مسجد میں مولوی محمد علی صاحب خواجہ کمال الدین صاحب اور شیخ رحمت اللہ صاحب کے سامنے کہا کہ جماعت مقروض ہو کر اور اپنی بیوی بچوں کا پیٹ کاٹ کر چندہ میں روپیہ بھیجتی ہے۔ مگر یہاں بیوی صاحبہ کے زیورات اور کپڑے بن جاتے ہیں اور ہوتا ہی کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب اس کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا اس پر حرام ہے۔ کہ وہ ایک حبہ بھی کسی سلسلے کے لئے بھیجے۔ اور پھر دیکھے کہ خدا کے سلسلہ کا کیا بگاڑ سکتا ہے۔ اور آپ نے فرمایا کہ آئندہ اس سے کبھی چندہ نہ لیا جائے۔ حالانکہ وہ پرانا احمدی تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ سے بھی پہلے آپ سے تعلق رکھتا تھا۔ (میاں محمود احمد خلیفہ قادیان کا خطبہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۶ نمبر ۲۴ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۳۸ء)

سب سے بڑا اعتراض جو اس نے (ڈاکٹر عبدالحکیم نے) مسیح موعود (مرزا صاحب) پر کیا۔ وہ مال کے متعلق تھا کہ لوگوں سے روپیہ لیتے ہیں۔ اور جس طرح چاہتے ہیں خرچ کرتے ہیں۔ چنانچہ اس نے اپنی کتب میں بہت جگہ یہی واویلا کیا ہے۔ جیسا کہ الذکر الحکیم نمبر ۲ کے صفحہ ۲، ۸، ۱۰، ۱۱، ۲۵، ۴۰، ۴۲، ۸۲، ۸۳، ۸۴ وغیرہ میں مذکور ہے کہ اپنی کتابوں کے شائع کرنے کے لئے چندے جمع کر لیتے ہیں اور جس طرح ہو سکتا ہے۔ مکر و فریب کر کے لوگوں سے مال جمع کر لیتے ہیں۔ اور اسے جس طرح چاہتے ہیں بیجا و بے جا صرف کرتے ہیں کوئی حساب نہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۸ نمبر ۵۴ مورخہ ۲ جنوری ۱۹۲۱ء)

دیکھ لیا آپ نے کہ جو چندہ مختلف ہتھکنڈوں سے حاصل کیا جاتا تھا وہ مرزا خاندان کی بیگمات کے اعلیٰ قسم کے کپڑوں اور ان کے زیورات پر صرف ہو جاتا تھا جب ہی تو دوسری قادیانی عورتوں نے یہ کہہ کر چندہ بند کر دیا کہ ہم نے قادیان کے انبیاء اور صحابہ کی زندگی کو دیکھ لیا ہے کہ وہ کس عیش و آرام کی زندگی گذار رہے ہیں۔

مرزا قادیانی کی عیاشیاں :-

ہم نے سطور بالا میں مرزا خاندان کی پر تعیش زندگی کا ذکر کیا کہ وہ کس طرح چندے کے پیسہ کو اپنی ذات پر صرف کر رہے ہیں اب ذرا خود مرزا قادیانی کی عیاشیاں ملاحظہ کیجئے۔ مرزا قادیانی کو مندرجہ ذیل اشیاء بہت مرغوب تھیں :-

۱۔ تلے ہوئے کرارے پکوڑے مسجد میں ٹہلتے ٹہلتے کھایا کرتے تھے۔

۲۔ سالم مرغ کا کباب۔

۳۔ گوشت کی خوب بھنی ہوئی بوٹیاں۔

۴۔ پرندوں میں تیتر، فاختہ اور مرغ و بٹیروں کا گوشت ہر طرح کا کھا لیا کرتے تھے۔ سالن ہو یا بھنا ہوا۔ کباب ہو یا پلاؤ۔

۵۔ پلاؤ مگر ہمیشہ نرم اور گداز اور گلے ہوئے چاولوں کا۔

۶۔ میٹھے چاول وہ بھی گڑ کے۔

۷۔ کباب، مرغ پلاؤ۔ انڈے، فیرینی۔

۸۔ دودھ، بالائی، مکھن یہ اشیاء اور بادام روغن۔

۹۔ میوہ جات بہت مرغوب تھے۔

۱۰۔ انگور، بمبئی کا کیلا، ناگپوری، سنگترہ، سیب، سردہ اور سرولی آم زیادہ پسند تھے۔

۱۱۔ زمانہ موجودہ کی ایجادات مثلاً برف، سوڈا لیمنڈ، جنجر، گرمی کے دنوں میں برف بھی امرتسر سے آیا کرتی تھی۔

۱۲۔ بازاری مٹھائیاں خواہ ہندو کی ساختہ ہو یا مسلمان کی۔

۱۳۔ ولایتی بسکٹوں کو جائز فرماتے تھے۔

۱۴۔ پرند کا شوربا پسند تھا اور پرند شکار کر کے حاصل کیے جاتے تھے۔

۱۵۔ اعلیٰ درجہ کا مشک جو بازاری نہ ہو اور تیز خوشبو ہو۔

۱۶۔ نافہ جو مصنوعی نہ ہو اور مشک عنبر۔

۱۷۔ مفرح عنبری جس میں یاقوت، مروارید، مرجان، بشب، کہربا، کستوری اور زعفران شامل ہوتے لاہور سے منگوا کر استعمال کرتے۔

۱۸۔ تریاق الٰہی نامی دوا۔ جس کا اہم جزو افیون تھا۔

۱۹۔ سنکھیا کے مرکبات۔

۲۰۔ برانڈی اور ٹانک وائن (اصل ولایتی شراب)

یہ فہرست خاصی طویل ہو سکتی ہے لیکن ۲۰ مہنگی ترین اشیاء کا ذکر کیا ہے جو مرزا قادیانی کو زیادہ پسندیدہ اور مرغوب تھیں۔ ایک طرف مرزا قادیانی اپنے بارے میں یہ لکھتا ہے کہ میں غریب ہوں۔ اور بمشکل گذارہ ہوتا ہے لیکن دوسری طرف اتنی مہنگی ترین اشیاء استعمال کرتا تھا یہ سارے اخراجات اور اللے تللے پھر اس کے خاندان کی بیگمات کے کپڑے و زیورات اس چندے کے کرشمے نہیں جو وہ اسلام اور تبلیغ اسلام کے نام سے لوگوں سے حاصل کرتا تھا۔ اسی کا نام خیانت ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ منافق کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ وہ امانت میں خیانت کرے لہٰذا مرزا خائن تھا اس لئے منافق تھا۔

منافق کی ایک علامت یہ ہے کہ ”وہ وعدہ کرے تو پورا نہ کرے“ آیئے! ہم مرزا قادیانی کو اس معیار پر پرکھتے ہیں کہ کیا وہ وعدے پر پورا اترتا تھا؟

جب مرزا شروع شروع میں اس فیلڈ میں آیا تو اس نے مبلغ اسلام کا روپ دھارا۔ رد عیسائیت پر تقریریں شروع کر دیں اور کتابیں بھی لکھنے لگا۔ اس کا خیال تھا کہ اگر میں ایک دم چھلانگ مار کر نبوت کے منصب پر پہنچ گیا تو ابتداء میں ہی مخالفت شروع ہو جائے گی اور جو دکانداری چمکانا چاہتا ہوں وہ چمک نہ سکے گی چنانچہ اس نے ”اسلام کی حقانیت“ کے عنوان سے پچاس جلدوں پر مشتمل ایک کتاب لکھنے کا اعلان کیا اس نے جو اشتہارات شائع کرائے وہ یہ تھے :-

باقی آئندہ

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی طرف سے

صدر مملکت، وزرا اور اراکین وفاقی کونسل کو عرضداشت

یہ عرضداشت مجلس نے صدر ضیاء الحق مرحوم کے دور میں صدر مملکت، وزراء اور اراکین وفاقی کونسل کو پیش کی تھی جو ایک کتابچہ کی صورت میں شائع کی گئی تھی ہم ریکارڈ میں لانے کے لیے اسے ہفت روزہ کے قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ یاد رہے کہ اس وقت قادیانیوں کا پیشوا آنجہانی جہنم مکانی مرزا طاہر قادیانی تھا

ادارہ

اُمت محمدیہ کا ایمان اس اساس اور بنیاد پر مبنی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ کے بعد جو شخص نبوت و رسالت کا مدعی ہو یا سلسلہ وحی کے اجراء کا عقیدہ رکھتا ہو، وہ کاذب اور دجال ہے اور اسلامی تعزیرات کی رو سے سزاوار قتل ہے چنانچہ امت محمدیہ کا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں سب سے پہلا اجماع مدعی نبوت کے کفر اور اس کے ساتھ قتال پر ہوا۔ اور حضور علیہ السلام کے بعد پہلا جہاد مسیلمہ کذاب مدعی نبوت کے خلاف کیا گیا۔

برصغیر میں استعماری سازش نے مرزا غلام احمد قادیانی سے دعویٰ نبوت کے ساتھ ساتھ انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرام، اہل بیت اور عامۃ المسلمین پر سب و شتم کی بوچھاڑ کی اور اپنے نہ ماننے والوں کو کافر و دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا جس کے باعث بالاتفاق علماء امت نے اسے کافر قرار دیا۔ نقاش پاکستان علامہ اقبالؒ نے نہ صرف اس فتویٰ کی تصدیق کی بلکہ انگریز سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا۔

الحمد للہ اسلامیان پاکستان کی محنت بار آور ہوئی اور ۱۹۷۳ء کے آئین میں ترمیم کے ذریعہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو نیشنل اسمبلی پاکستان نے مرزا غلام احمد کے پیروکار (ہر دو گروپ قادیانی و لاہوری) کو غیر مسلم قرار دے دیا۔

لیکن قادیانیوں نے اس ترمیم کو ماننے سے انکار کر دیا۔ اور بارہا الفضل اور دیگر رسائل میں تحریر ہو چکا ہے کہ وہ اس ترمیم کو نہیں مانتے۔

سابقہ حکومت نے بوجوہ اس ترمیم سے متعلق قانون سازی نہ کی جس کے باعث عملی طور پر یہ ترمیم ایک قرارداد بن کر رہ گئی اور قادیانی نہ صرف یہ کہتے ہیں کہ ہم ترمیم کو نہیں مانتے بلکہ علی الاعلان شعائر اسلام اور اسلامی اصطلاحات کو استعمال کرتے ہیں، پوری دنیا کے مسلمانوں کو سرکاری مسلمان اور اپنے آپ کو پکا و سچا مسلمان لکھ رہے ہیں۔

آج اللہ رب العزت نے مملکت عزیز پاکستان کی کرسی صدارت پر جنرل محمد ضیاء الحق کو متمکن کیا ہے۔ صدر مملکت خدا، رسول اور قرآن و سنت کے شیدائی ہونے کے ساتھ ساتھ پاکستان میں اسلامی نظام کے مؤید و داعی ہیں۔

جناب جنرل محمد ضیاء الحق صدر مملکت پاکستان کے جرأتمندانہ انتخاب پر عمل نے ترمیم ۷۴ء کے بعد قادیانیوں پر دوسری ضرب کاری لگائی۔ لیکن قادیانیوں نے ملک بھر میں بحیثیت غیر مسلم اقلیت اپنے ووٹ درج نہ کرا کے آئین پاکستان کی توہین کا گھناؤنا جرم کیا۔ اپریل ۸۴ء میں ۴۴ علماء کرام کے وفد سے ملاقات کے دوران صدر مملکت نے ربوہ کی دوبارہ مردم شماری اور قادیانی سرکردہ افراد پر کیس چلانے کا وعدہ کیا مگر اب تک عمل نہیں ہوا۔

قادیانی جماعت کا خفیہ سازش اور تخریب سے اٹھایا گیا ہے۔ مرزا صاحب کے دعاوی کے پیچھے فرنگی کا ہاتھ ڈھکی چھپی بات نہیں۔ جسٹس منیر نے اپنی انکوائری رپورٹ میں تسلیم کیا ہے کہ قادیانیوں کا خیال تھا کہ جب انگریز برصغیر سے جائے گا تو حکومت ان کے سپرد کر جائے گا۔ تقسیم کے وقت ایک خاص سازش کے ذریعے باؤنڈری کمیشن میں انہوں نے اپنا مقدمہ مسلمانوں، ہندوؤں سے علیحدہ پیش کر کے کوشش کی کہ قادیان میں پاپائے اعظم کی طرح ان کی علیحدہ ریاست قائم کی جائے لیکن منصف بہادر نے مذہبی ریاست تو تسلیم نہ کی، البتہ ان کا تناسب آبادی مسلمانوں سے نکال کر اہل ہنود میں شمار کر لیا جس کے باعث گورداسپور کی مسلم اکثریت اقلیت میں تبدیل ہو گئی اور گورداسپور کا ضلع جو جون ۴۷ء کے اعلان میں پاکستان کے جھنڈے لہرا رہے تھے۔ اگست ۴۷ء میں ماسوا تحصیل شکرگڑھ کے پورا ضلع ہندوستان کے حوالے کر دیا گیا۔ یوں اس جماعت کی کرم فرمائی سے ضلع گورداسپور کے ذریعہ ہندوستان کو کشمیر کا راستہ مل گیا جو آج تک پاکستان کے لئے گوناگوں مشکلات کا سبب بنا ہوا ہے اور کشمیر پر ہندوستان کا قبضہ وطن عزیز کی شاہ رگ پر قبضہ کے مترادف ہے۔

ملکوال کیس کے نام سے مشہور ہے کہ اس کا کرتا دھرتا چوہدری نذیر احمد پکا قادیانی تھا اور سینما راولپنڈی سے پکڑی جانے والی سازش میں ائیر مارشل اصغر خان کے چھوٹے بھائی کے دو سالے میجر فاروق اور میجر افتخار، میجر جنرل اکرم خان

مرزائی کے لڑکے تھے۔

اٹک ایئر فورس کے مقدمہ میں ملوث وغیرہ پائلٹ قادیانی تھے۔

اواخر ۸۴ء میں اسلام آباد سے پکڑے جانے والے میجر وڑائچ قادیانی تھے۔

کراچی میں جلائے جانے والے طیارے میں قادیانی ہاتھ کارفرما تھا۔

اسلام آباد میں گذشتہ دنوں یونیورسٹی سے جو دو پروفیسر ببرک کارمل اور روس کے حق لٹریچر تقسیم کرتے پکڑے گئے وہ قادیانی ہیں۔

امریکہ کے دورہ کے دوران مرزا ناصر احمد نام نہاد خلیفہ ربوہ نے خفیہ طور پر روس کے سفیر سے طویل ترین ملاقات کی جس کی تفصیل سب سے پہلے مجلس کے ترجمان ہفت روزہ لولاک نے پیش کیا۔

حالات و واقعات گواہ ہیں کہ تخریب کاری اسازشی سرگرمیوں میں قادیانی جماعت من حیث الجماعت نہ صرف ملوث ہے بلکہ پوری سازشوں کو فنانس کر رہی ہے مرزائیوں کے خود ساختہ نبی کا مقدس شہر قادیان ہندوستان میں ہے اور دستاویزی ثبوت موجود ہیں کہ قادیانیوں کے نزدیک اگر ملک تقسیم ہو گیا تو اسے کسی نہ کسی طرح دوبارہ اکھنڈ بھارت بنانا ضروری ہے۔ پاکستان کو دولخت کرنے میں قادیانی اثر و رسوخ نے کتنا اہم کردار ادا کیا، حمود الرحمٰن کمیشن رپورٹ دیکھی جا سکتی ہے۔ ہندوستان روس کا حلیف ہے اور قادیانی قادیان کے باعث ہندوستان واپس جانے کے نہ صرف خواہش مند بلکہ بے قرار و بے تاب۔

ملک عزیز کے متوقع حالات نبرد آزما ہونے کے لیے غیر ملکی طاقتوں کی شہ پر قادیانی اپنے آپ کو تیار کر رہے ہیں بلکہ کر چکے ہیں

گذشتہ ماہ خدام الاحمدیہ کا ربوہ میں اجلاس ہوا خدام الاحمدیہ قادیانیوں کی نیم فوجی تنظیم ہے جس نے تحریک آزادی کشمیر میں فرقان بٹالین کے نام سے شرکت کی تھی اور بٹالین ٹوٹنے کے بعد اپنا اسلحہ حکومت کو نہیں دیا تھا۔ وہ ان کے پاس ہے۔ اس کے تین ہزار افراد مغربی جرمنی سے گوریلا جنگ کی تربیت حاصل کر کے پاکستان واپس آ چکے ہیں اور اس اجلاس میں قادیانی نوجوان لڑکے ایک ایک سو کی تعداد میں ایک ہی قسم کی نیم فوجی یونیفارم پہن کر مختلف شہروں سے شریک ہوتے ہیں۔

خلیفہ ربوہ کئی برس سے اس تخریب کاری کے لیے گھوڑا پال اسکیم کا اعلان کر رہا ہے۔ اس سال اس نے پانچ صد گھوڑوں کی تعداد مکمل ہو جانے کی نوید سنائی اور خدام الاحمدیہ کے حالیہ اجلاس ربوہ میں مرزا ناصر اس حیثیت سے شامل ہوا کہ مسلح جیپوں اور ۱۲ موٹر سائیکل سوار آگے اور ۱۲ موٹر سائیکل سوار پیچھے درمیان میں خلیفہ ربوہ کی کار جیسے کسی جماعت کا نہیں بلکہ کسی ملک کا سربراہ شرکت کے لیے آ رہا ہو۔ شرکاء اجلاس کو اس نے اپنے خطبہ میں ورزش کرنے دوڑ لگانے گھوڑا سواری کرنے اور سوراغ رسانی سیکھنے کی اپیل کی اور یہ تاثر دیا کہ اللہ کی طرف سے احمدیوں پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہونے والی ہے جس کے لیے ان کو قبل از وقت تیار رہنا چاہیے۔

صدر مملکت، وزراء کرام وفاقی کونسل کے اراکین

قبلہ یہ وہ حالات ہیں جنہوں نے ہر ذی شعور پاکستانی کی نیند حرام کر دی ہے۔ قادیانی امت اپنے اعمال کے آئینہ میں ملک عزیز کی سالمیت کے لئے ناسور کی حیثیت اختیار کر گئی ہے۔ آج جب کہ وفاقی کونسل کا اجلاس ہو رہا ہے جسے اسلامی جمہوریت کی طرف پہلا قدم قرار دیا جا رہا ہے، مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان آپ کی توجہ امت مسلمہ کے ان درج ذیل مطالبات کی طرف دلانا چاہتی ہے جو آپ کی فوری توجہ کے مستحق ہیں۔

مطالبات نظام اسلامی کے اجراء اور اس طرف پیش قدمی پر صدر مملکت اور ان کے رفقاء کو ہزار بعد مبارک باد۔ حدود کا اجراء جتنی جلدی ہو گا اتنا ہی جلدی ملک امن و امان کا گہوارہ بن جائیگا۔ نیز جب تک ارتداد کی سزا قتل جاری نہ کی جائے اہل اسلام کا دوسرے مذاہب میں شریک ہونا نہیں رک سکتا۔ اس لئے فوری طور پر مرتد کے لئے قتل کی سزا ہونا جاری کیا جائے۔

۲۔ اسی برس پاکستان کی مردم شماری ہوئی۔ قادیانیوں نے اپنے کو مسلمان ظاہر کر کے آئین ۷۳ء کی کھلی خلاف ورزی کی۔ صدر مملکت نے ایک ملاقات میں وعدہ فرمایا کہ ان کے خلاف مقدمہ دائر ہوگا۔ ان کے اس ارشاد گرامی پر عمل نہ ہوا۔ اب فوری طور پر قادیانیوں کی (ازسرنو) مردم شماری کرائی جائے اور دنیا بھر کے عام اصولوں کے تحت حکومت کے تمام شعبوں میں ان کا تناسب آبادی کے مطابق ملازمتوں میں کوٹہ مقرر کیا جائے جس شعبہ میں تناسب سے زائد ہوں، انہیں فارغ کر دیا جائے۔

۳۔ پاکستان اسلامی ملک ہے اور صدر مملکت کے دور میں اسلام کی طرف خاصی پیش رفت ہوئی ہے۔ اسلام میں کلیدی آسامیوں پر غیر مسلم کا وجود گوناگوں مشکلات و مصائب کا باعث ہے۔ بالخصوص قادیانیوں کو جو ملک اور ملت دونوں کے غدار ہیں۔ اس لئے فوری طور پر انہیں کلیدی آسامیوں سے علیحدہ کیا جائے۔

۴۔ قادیانی باوجود غیر مسلم ہونے کے اسلامی شعائر اور خاص اسلامی اصطلاحات کا استعمال کرتے ہیں۔ ان کی عبادت گاہیں مسجد کی طرز پر نہ ہوں۔ ان میں اذان نہ کہی جائے تاکہ مسلمانوں کو اشتباہ نہ ہو۔ امیر المومنین، خلیفۃ المسلمین، ام المومنین، سیدۃ النساء، صحابہ وغیرہ اسلامی اصطلاحات استعمال نہ کریں۔

۵۔ جن کتب میں انبیاء علیہم السلام کی توہین کی گئی ہے اور اسلامی اصطلاحات استعمال کی گئی ہیں انہیں ضبط کیا جائے۔

۶۔ پاسپورٹ، شناختی کارڈ، اسکول سرٹیفکیٹ میں مذہب کا خانہ ایزاد کیا جائے اور مذہب کے خانے میں انہیں قادیانی لکھا جائے تاکہ اندرون و بیرون ملک وہ کسی کو اسلام کے نام پر دھوکہ نہ دے سکیں۔

۷۔ یہ بات مدلل طور پر ثابت ہے کہ قادیانی بین الاقوامی طور پر اہل اسلام کے خلاف اور یہود و نصاریٰ کے ایجنٹ ہیں۔ اس لئے ان کے اسلامی ممالک میں جانے پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔

۸۔ دفاع، پی آئی اے، شاہین فاؤنڈیشن اور تمام سرکاری محکموں کی کلیدی آسامیوں سے جملہ قادیانیوں کو

باقی صفحہ ۲۴ پر

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

عقیدہ ختمِ نبوت

قسط نمبر ۲

تحریر:۔ طاہر رزاق، لاہور

نبوت محمدیؐ کا آفتاب عالمتاب

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا وَّدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سراجاً منیرا کے دلنواز نام سے پکارا ہے یعنی روشنی دینے والا سورج۔ اس دلکش اور روح پرور نام سے مندرجہ ذیل دلنشیں حقائق ثابت ہوتے ہیں۔

(۱) جس طرح مادی سورج اپنے خالق کے بنائے ہوئے مقررہ راستہ پر حرکت کرتا ہے اور اپنی راہ سے نہیں بھٹکتا ورنہ کائنات کا نظام درہم برہم ہو جائے۔ اسی طرح ہادی برحق صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے مالک کے بتائے ہوئے صراط مستقیم پر گامزن رہے اور حق کا نور بکھیرتے رہے۔ نعوذ باللہ اگر آپ ذرا بھی اپنے راستہ سے ہٹ جاتے تو کائنات میں مایوسی، ہولناکی اور کفر و ضلالت کے سائے پھیل جاتے۔

(۲) جس طرح سورج یوم آخر تک اس کائنات کو اپنی نورانی شعاعوں سے منور کرتا رہے گا اسی طرح نبوت کا آفتاب بھی قیامت تک اپنی ضیا پاشیاں کرتا رہے گا اور منزل کی تلاش میں سرگرداں مسافران کو منزل تک پہنچاتا رہے گا اور ان کے قلب و نظر کو نور ایمان بخشتا رہے گا۔

(۳) اگر سورج نہ ہوتا تو نہ قوس قزح کے رنگ ہوتے نہ چمکتے ہوئے ستارے اور دمکتا ہوا مہتاب ہوتا، نہ آسمان سے بارش کا مصفا پانی برستا، نہ گلستان میں بہار آتی، نہ پھل ہوتے، نہ سبزیاں، نہ درخت ہوتے نہ مہکتے پھول، نہ ہی حیوانات ہوتے اور نہ ہی انسانات۔ المختصر ثابت یہ ہوا کہ سورج پر انسانی حیات کا دارومدار ہے۔ اگر سورج کا وجود نہ ہو تو انسانی زندگی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

آؤ اہل دنیا! اپنے خالق و مالک کی بات بھی سن لو کہ مادی سورج کا مالک اپنے "سراجاً منیرا" کے بارے میں کس اہم بات سے تمہارے کانوں کو نواز رہا ہے۔

معیار حق

قَدْ جَاءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝

تمہارے پاس آئی اللہ کی طرف سے روشنی (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اور کتاب مبین (یعنی قرآن مجید)

یہاں روشنی سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی روشن شخصیت اور کتاب سے مراد قرآن مجید ہے۔

نبی خاتم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے قبل جن انبیائے کرام پر آسمانی کتابیں اور صحیفے نازل ہوئے ان میں سے آج کوئی آسمانی کتاب اور صحیفہ اپنی اصلی حالت میں موجود نہیں۔ ساری کتب اور صحائف دشمنان اسلام کے سفاک ہاتھوں سے تحریف و تبدیل کا شکار ہو گئے۔ لیکن آخری نبیؐ پر نازل ہونے والی آخری کتاب کی حفاظت کا ذمہ رب ذوالجلال نے خود اٹھا لیا اس لیے انسانیت کی رہنمائی کے لیے یہ کتاب قیامت تک اپنی حقیقی حالت میں موجود رہے گی۔ ادھر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حیات طیبہ اور تعلیمات کا ہر ہر جزو اور ہر ہر پہلو اپنی پوری درخشانی اور دلکشی کے ساتھ زندہ و تابندہ ہے اور روز آخر تک انسانیت کے مطلع حیات پر سیرت مصطفیٰؐ کا آفتاب اپنی ضوفشانیاں کرتا رہے گا اور انسانیت کے چہرے کو ضیا بخشتا رہے گا۔ کیونکہ قرآن آخری کتاب اور صاحب قرآن آخری نبیؐ۔ اس لیے خدائے رحیم و کریم نے قرآن مجید اور صاحبؐ قرآن کی سیرت کو محفوظ و مامون کر لیا اور رہتی دنیا تک آنے والے جن و انس کو مخاطب کر کے یہ اعلان کر دیا

قَدْ جَاءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝

اور خود خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات کے میدان میں موجود اور آئندہ آنے والے انسانوں کو مخاطب کر کے رشد و ہدایت کا یہ سرٹیفکیٹ عطا کر دیا۔ آپؐ نے فرمایا۔

"میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ جب تک ان کو تھامے رکھو گے کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ وہ دو چیزیں ہیں اللہ کا قرآن اور میری سنت ہیں۔"

الحمد للہ آج انسانیت کے پاس اللہ کے آخری نبیؐ پر نازل ہونے والی کتاب اللہ کے آخری نبیؐ کی سنت مطہرہ اور اللہ کے آخری نبیؐ کی سیرت طیبہ رہبری اور رہنمائی کے لیے موجود ہے۔ اس لئے انسانیت کو قطعاً کسی نئے

نبی کی ضرورت نہیں۔

کتاب اللہ کے ساتھ ساتھ احادیث رسول ﷺ ہردم ہر وقت ہماری رہبری و رہنمائی کے چراغ فروزاں کئے ہوئے ہیں۔ آئیے اب ہم احادیث رسولؐ کی روشنی میں مسئلہ ختم نبوت ثابت کرتے ہیں۔ یوں تو سینکڑوں احادیث مسئلہ ختم نبوت پر دلالت کرتے ہوئے سورج سے بڑھ کر روشن وجود لیے ہوئے موجود ہیں۔ لیکن اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے بطور نمونہ چند احادیث پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

آخری نبیؐ، آخری امت

حضرت ابو امامہ باہلیؓ نے ایک طویل حدیث کے ذیل میں روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں آخر الانبیاء ہوں اور تم سب سے آخر امت ہو (ابن ماجہ)

پیدائش میں اول بعث میں آخر

میں پیدائش میں سب سے پہلے ہوں اور بعثت میں سب سے آخری ہوں۔ (کنزالعمال جلد (۶) ص ۱۱۲) ابن کثیر جلد (3) ص (89)

ازلی فیصلہ

فرمایا رسول برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس وقت آخری نبی لکھا ہوا تھا۔ جب کہ آدم علیہ السلام گندھی ہوئی مٹی کی حالت میں تھے (مشکوٰۃ شریف۔ باب فضائل سید المرسلین)

آخری نبی، آخری مسجد

میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد خاتم المساجد (مسلم)

نبوت کے آخری تاجدار

آدم علیہ السلام نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہیں؟ انھوں نے فرمایا۔ انبیاء میں سے آپ کے آخر اولاد ہیں۔ (رواہ ابن عساکر)

تکمیل نبوت

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور ماحی ہوں یعنی میرے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر ہوں۔ یعنی میرے بعد ہی قیامت آجائے گی اور حشر برپا ہوگا۔ (اور کوئی نیا نبی میرے اور قیامت کے درمیان نہ آئے گا) اور میں عاقب ہوں اور عاقب اس شخص کو کہا جاتا ہے جس کے بعد اور کوئی نبی نہ ہو (بخاری ومسلم)

ابتدائے نبوت وانتہائے نبوت

حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب انبیاء میں پہلے آدم علیہ السلام ہیں۔ اور سب سے آخر محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں (ابن عساکر)

نبوت کے محل کی آخری اینٹ

نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری مثال اور انبیاء کی مثال ایک ایسے محل کی سی ہے کہ جس طرح ایک عمارت نہایت خوب صورتی سے بنائی گئی ہو مگر اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہو۔ لوگ اس محل کے گرد گھومتے ہیں اور اس کی خوبصورتی پر تعجب کرتے ہیں اور حیران ہیں کہ ایک اینٹ کی جگہ کیوں چھوڑ دی گئی۔

باقی آئندہ
شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں

جھوٹی گواہی دینا

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تم کو بتاؤں کہ کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑے گناہ کون کون سے ہیں؟ صحابہؓ نے عرض کیا۔ بتائیے حضورؐ! ارشاد ہوا۔ خبردار! جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی۔ خبردار! جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی۔ حضورؐ بار بار یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ صحابہؓ نے خیال کیا کہ شاید آپؐ خاموش نہ ہوں گے۔ (بخاری شریف)

چونکہ جھوٹ سے حق مٹتا اور ناپید ہوتا ہے۔ اور سارا دین اسلام ہے ہی حق۔ اسلئے حق کی ضد یعنی جھوٹ بولنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اور جھوٹے آدمی کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں رہتا۔

(۲) رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے۔ تو کھڑے ہو کر فرمایا۔ جھوٹی گواہی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے کے برابر ہے۔ آپؐ نے تین بار یہی فرمایا۔ (ابن ماجہ)

آجکل عدالتوں میں نوّے فی صد جھوٹی گواہیاں دی جا رہی ہیں۔ سوچئے! کہ ان سے حق و صداقت کا کتنا اتلاف ہو رہا ہے۔ اور سمندروں کی پہنائیوں برابر بندگانِ خدا کی حق تلفی سے اللہ کتنا غضبناک ہوگا۔ پھر جب جھوٹی گواہی شرک کرنے کے برابر ہے تو شرک کے مساوی گناہ کرنے والے کیسے نجات پائیں گے؟ عدالتوں کے علاوہ جہاں بھی اور جب بھی آپ سے کوئی بات پوچھی جائے تو سچ بتائیں۔ یہ سچی گواہی ہوگی۔ اگر بات جھوٹ بتائیں گے تو جھوٹی گواہی ہوگی۔

بقیہ عرضداشت

فوراً نکال جائے اور ان کی جگہ محب وطن مسلمانوں کو بھرتی کیا جائے۔ اس طرح انجمن خدام الاحمدیہ کو غیر قانونی ادارہ قرار دیا جائے۔ اور جماعت احمدیہ کی ملک دشمن سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے۔

جناب صدر مملکت وفاقی وزراء اور معزز اراکین وفاقی کونسل سے پر زور اپیل ہے کہ:۔

مذہب کے تحفظ اور ملکی سالمیت کے لئے مندرجہ بالا مطالبات کو آئینی حیثیت دے کر اہل اسلام کے اضطراب کو دور فرمائیں۔

تیسر وزراء و اراکین وفاقی کونسل اسلامی نظام کے اقدام کے ساتھ ساتھ موجودہ پرخطر دور میں جب کہ سرحدات خطرے سے خالی نہیں۔ ملک کے اندرونی معاملات امن و امان کی طرف پوری توجہ دیں تاکہ صدر مملکت کا بوجھ ہلکا ہو جائے اور وہ سرحدات کی حفاظت کی طرف متوجہ ہو سکیں۔

بقیہ ! غیر اسلامی اخلاق

گیا وہ کامیاب ہے۔ (رحشر)

ارشاد نبوی ہے کہ ایمان اور حرص ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے (نسائی)

ایک موقع پر ارشاد فرمایا حرص سے بچو کیونکہ تم سے پہلی قومیں اسی حرص سے تباہ ہوئیں، اسی نے ان سے کہا تو انھوں نے رشتہ کے حق کو کاٹا، اس نے کہا تو انھوں نے بخل کیا، اسی نے ان سے فسق و فجور کے لئے کہا تو انھوں نے فسق و فجور کیا (ابوداؤد)

کئی صحابیوں کا بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو بھیڑیے جو بکریوں کے جھنڈ میں چھوڑ دیئے جائیں وہ ان کو اتنا برباد نہیں کرتے جتنی مال اور جاہ کی حرص انسان کے دین و ایمان کو برباد کر دیتی ہے۔ (ترمذی)

بقیہ ! صحابہ کرام کے واقعات

کو اکٹھا کر کے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ترجمہ:۔ آپ مومنین سے فرما دیجئے کہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ (سورۃ نور) فوج جب اس مقام سے گذر رہی تھی۔ ہر نوجوان کی نگاہ نیچی تھی۔ کسی نوجوان نے آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا لڑکیوں نے پوچھا کہیں یہ اندھوں کی فوج تو نہیں جا رہی۔ ایک بتانے والے نے بتایا نہیں یہ لوگ قرآن سن کر آ رہے ہیں۔ وہ عیسائی لڑکیاں مسلمان ہو گئیں۔

بقیہ ! مولانا محمد علی جوہر

تھی اور جس کا اختتام یوں ہوتا ہے۔

" آج جس مقصد کے لیے میں یہاں آیا ہوں، وہ یہی ہے کہ میں اپنے ملک کو اس حالت میں واپس جاؤں جبکہ آزادی کا پروانہ میرے ہاتھ میں ہو، میں ایک غلام ملک میں واپس نہیں جاؤں گا۔ میں ایک غیر ملک میں جب تک وہ آزاد ہے مرنے کو ترجیح دوں گا، اور اگر آپ مجھے ہندوستان کی آزادی نہیں دیں گے، تو پھر یہاں مجھے قبر کی جگہ دینی پڑے گی "!

اللہ تعالیٰ کو اس مرد قلندر کی غیرت کا پاس تھا، اسی لیے اس درویش کے منہ سے نکلی ہوئی بات پوری ہوئی اور غلام ملک میں واپس نہ جانے کا عزم رکھنے والا مرد مجاہد لندن میں اپنے مالک حقیقی سے جا ملا۔

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

اور آج برصغیر کا یہ خوش قسمت ترین انسان بیت المقدس کی مسجد عمرؓ میں مدفون ہو کر اللہ تعالیٰ کے معصوم پیغمبروں کے ساتھ اخروی زندگی کے مزے لوٹ رہا ہے اللہ تعالیٰ اس کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائیں آمین ثم آمین۔

بقیہ ! جادو ٹونہ

ختم ہو جاتے ثواب و عذاب کا سارا فلسفہ غیب کے ذرا سے پردہ میں تو مستور ہے اس کے باوجود اگر آپ اس کو الفاظ کے حدود میں سمجھنا چاہتے ہیں تو یوں سمجھ لیجئے کہ

۱۔ معجزہ قدرت کا فعل اور ایک آیت ربانیہ ہوتا ہے اور سحر ساحر کا اپنا بنایا ہوا کھیل۔

۲۔ معجزہ نبی کے اپنے ارادے کے تابع نہیں ہوتا کہ جب چاہے دکھا سکے اور سحر ساحر کے اپنے ارادہ کے تابع ہوتا ہے وہ جب چاہے اس کو دکھا سکتا ہے اسی لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ساحر قرار دیدیا گیا تو جس طرح ہر بشری صنعت کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح ان کے مقابلے کے لئے بھی ساحرین کو دعوت دی گئی مگر جب ساحرین نے آ کر یہ دیکھ لیا کہ موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ قدرت بشری سے خارج ہے اور ایک آیت ربوبیت ہے تو فوراً رب موسیٰ و ہارون پر ایمان لانے کے لئے مجبور ہو گئے۔ پھر اس فیصلہ کے لئے کوئی مدت خرچ نہیں ہوئی بلکہ جونہی معجزہ اور سحر مقابل ہوئے بس فوراً اسی وقت دونوں حقیقتیں نور و ظلمت کی طرح ممتاز ہو گئیں۔

بقیہ ! خیر التابعین

ہے کہ " قتل اویس یوم صفین "، بعض روایتوں میں آذربائیجان کے معرکہ میں شرکت اور واپسی پر راستے میں وفات پانے کا تذکرہ آیا ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ آپ کی شہادت جنگ صفین میں ہوئی، جو حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کے درمیان ہوئی تھی، اور آذربائیجان کا واقعہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں پیش آیا تھا۔

تابعین میں حضرت اویسؒ کے بعض فضائل ایسے ہیں جو انہیں کے ساتھ مخصوص ہیں ان میں سب سے نمایاں خصوصیت دربار رسالت علی صاحبہا الصلاۃ والسلام سے خیر التابعین کا خطاب پانا ہے، ان کے علاوہ یہ سعادت کسی اور کو نہ ملی۔ رضی اللہ عنہ ورضی عنہ۔

بقیہ ! واللہ ان کے ہاتھ میں

اور توحید پر قائم رہے۔ ان کے اسی حال کا بیان ان اشعار میں مذکور ہے جن کو میں اس وقت سنانا چاہتا ہوں۔ سنئے :۔

پتھروں سے ہو رہا ہوں پائمال
خون دینے لگا ہے بال بال
ان عذابوں کی مجھے پروا نہیں
ان تکلیفوں سے دل دکھتا نہیں
دفتر عشاق میں لکھ لے مجھے
چاہے پھر جتنی بھی ایذا دے مجھے
دیکھ پھر کس شوق سے لیتا ہوں میں
جان کو کس شوق سے دیتا ہوں میں

بہت سے صحابہؓ کو اس قسم کی تکلیفیں پہنچائی گئیں مگر وہ لوگ اپنے کام میں لگے رہے اور دوسروں کو بھی اس کی دعوت دیتے رہے۔ لہٰذا ہم کو بھی چاہیے کہ دین کی طرف دعوت دیں اور دوسروں کو سمجھائیں کہ توحید کو اختیار کرو، شرک سے باز رہو۔ اللہ کے احکام کی پابندی کرو نماز کی پابندی کرو رمضان کے روزے رکھو مال ہو تو اس کی زکوٰۃ ادا کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں متعدد جگہوں پر نماز کے حکم کے ساتھ زکوٰۃ کا بھی حکم فرمایا ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ۔

یعنی نماز قائم کرو اور زکوٰۃ بھی ادا کرو اس سے جس طرح نماز کی فرضیت ثابت ہوئی اسی طرح زکوٰۃ کی فرضیت بھی ثابت ہوئی دونوں میں کوئی فرق نہیں۔

تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس ضلع ایبٹ آباد کے زیر اہتمام منعقدہ

دو مختلف جلسوں میں ایک عیسائی اور ایک قادیانی کا قبول اسلام

تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس جھنگی یونٹ (ضلع ایبٹ آباد) کی تشکیل نو کے سلسلے میں جامع مسجد مدنی میں ختم نبوت کے ایک جلسہ میں عمر نامی ایک عیسائی نے اسلام قبول کیا۔ اور مولانا سید اکبر شاہ کے ہاتھ پر مع اہل خانہ کے مسلمان ہو گیا۔ عمر جس کا اب نام عمر عبداللہ ہے اپنے سات بچوں اور بیوی کے ساتھ مشرف با اسلام ہو کر پرسکون زندگی بسر کر رہا ہے۔ اس جلسہ میں عمر عبداللہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں اپنی محنت مزدوری کے علی الصبح اٹھا کرتا ہوں جب صبح کی اذان کی آواز میرے کانوں میں پڑتی تھی تو دل سے ہوک اٹھتی تھی کہ مسجد جاؤں اور مسلمانوں کے ساتھ مل کر نماز باجماعت ادا کروں بس یہی تڑپ مجھے آج مسجد تک لے آئی۔ مجھ پر کسی قسم کا کوئی دباؤ نہیں ڈالا گیا۔ اور نہ میں کسی لالچ کے لیے اسلام کر رہا ہوں اب جبکہ میں اسلام قبول کر چکا ہوں تو مجھے احساس ہو رہا ہے کہ میں واقعی پہلے اندھیرے میں تھا آج مجھے سچی خوشی اور روشنی نصیب ہوئی ہے۔ عمر عبداللہ کے بیان کے دوران جلسہ میں موجود ہر انسان کی آنکھ نم تھی۔ اور جذبات کا وہ عالم کہ جسے قلم بند کرنا ناممکنات میں سے ہے اور جلسہ جو جمعرات کو ختم نبوت چوک مین بازار ایبٹ آباد میں ختم نبوت یوتھ فورس ضلع ایبٹ آباد کے زیر اہتمام منعقد کیا گیا اس جلسہ میں عامر شریف نامی ایک شخص نے ہزاروں کے اجتماع میں مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی نسل پر لعنت بھیج کر اسلام قبول کیا۔ اور مزید کہا کہ جو انہیں کافر نہیں جانتا وہ بھی کافر ہے۔ واضح ہو کہ عامر شریف کے بیشتر افراد خانہ آج بھی قادیانی ہیں ان کا تعلق دادا ضلع مانسہرہ سے ہے لیکن ملازمت کے سلسلے میں وہ ایبٹ آباد میں رہائش رکھتے ہیں۔ عامر شریف نے اس عزم کا بھی اظہار کیا کہ وہ اسلامی تعلیمات پر عبور حاصل کر کے اپنے خاندان والوں کو بھی اسلام کی دعوت دیں گے۔ یہی سچائی ہے۔ مرزا غلام قادیانی کی تحریرات جواب تک ہم سے پوشیدہ تھیں۔ ختم نبوت یوتھ فورس کے سپاہیوں نے ہمیں دکھائیں انہیں پڑھنے کے بعد کوئی ذی شعور اور سلیم الفطرت آدمی مرزا قادیانی کو نبی یا مجدد تو شریف انسان نہیں مان سکتا۔ ختم نبوت یوتھ فورس ضلع ایبٹ آباد کو پے در پے ان کامیابیوں کے حصول پر علاقہ بھر کے تمام جید علماء کرام نے مبارک باد دی ہے جن میں حضرت مولانا حبیب الرحمن امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ایبٹ آباد، حضرت مولانا محمد ایوب الہاشمی، حضرت مولانا شفیق الرحمن ڈسٹرکٹ خطیب، حضرت مولانا قاضی محمد نواز خان خطیب جامع مسجد الیاسی نواں شہر، حضرت مولانا سعید الرحمان قریشی، حضرت مولانا میرزمان، حضرت مولانا الطاف الرحمن، حضرت مولانا افسر علی شاہ اور حضرت مولانا سید اکبر شاہ شامل ہیں۔ تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس ضلع ایبٹ آباد کے صدر وقار گل جدون اور جنرل سیکرٹری ایچ ساجد اعوان نے کہا کہ اسلام کی سربلندی اور عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہمارا نصب العین ہے اور ہم اپنے نصب العین کے لیے ہر در پہ صدا دینا اپنا مذہبی و ملی فریضہ سمجھتے ہیں۔ اور ضلع ایبٹ آباد میں موجود ہر قادیانی کے کان تک ہم یہ آواز پہنچانے کا عزم رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا مرزائی نسل اپنے عقائد سے خبر ہے۔ مجاہدین ختم نبوت کو چاہیے کہ مرزائیوں کی نئی نسل کو مرزا ملعون کی خباثت سے آگاہ کر اور انہیں دعوت اسلام دی جائے۔ اس سلسلے میں مقامی علماء کرام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر سے مسلسل رابطہ رکھا جائے تو ان شاء اللہ اس کے ثمرات ظاہر ہوں گے۔

لانڈھی میں ختم نبوت کانفرنس

آج مورخہ ۵ فروری ۱۹۹۲ء کو جامع مسجد اقصیٰ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس سے خطاب کرتے ہوئے ختم نبوت حلقہ الیسٹ کے صدر مولانا محمد عمر فاروقی نے کہا کہ ہم نے جو قائد آباد میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کو روک کر قادیانیت کی سازشیں ختم کر دی ہیں اور آئندہ ہم حکومت کو تنبیہ کرنا چاہتے ہیں کہ اگر کہیں قادیانیوں کی مذموم سازش ہوئی تو ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے گا۔ جلسہ سواد اعظم کراچی کے سرپرست حضرت مولانا اقبال اللہ کی صدارت میں ہوا۔ مولانا عبدالشکور خیری نے جمعیت علماء اسلام کی نمائندگی کرتے ہوئے کہا کہ ہم ہر باطل کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح کھڑے رہیں گے۔ حضرت مولانا محمد زرین جامعہ اسلامیہ والے نے دعا کی جبکہ مولانا مفتی عبدالتواب نے خطبہ استقبالیہ میں علماء کی کاوشوں کو خراج تحسین پیش کیا۔ جلسہ میں معززین شہر اور شہریوں کے علاوہ ختم نبوت حلقہ لانڈھی کے صدر ڈاکٹر عظیم گل اور ختم نبوت لانڈھی کے جنرل سیکرٹری ولی اللہ شاہ ہمدانی اور انچارج بابو گل رحیم اور مسجد کمیٹی کے جناب امین گل اور اطلاعات سیکرٹری الیسٹ شاہ جہان خان نے شرکت کی۔ اجلاس نے ایک متفقہ قرارداد کو منظور کیا جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ الگ کیا جائے اگر حکومت نے اس مطالبہ کو منظور نہ کیا تو تحریک چلائی جائے گی۔

ساہیوال میں یوم یکجہتی کشمیر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ساہیوال کے زیر اہتمام یوم یکجہتی کشمیر منایا گیا اور ایک جلوس نکالا گیا۔ جس میں تمام کارکنوں اور عہدیداروں نے شرکت کی جلوس کی قیادت سید انعام اللہ شاہ بخاری، مولانا محمد احمد رشیدی اور صدر محمد محبوب جنرل سیکرٹری قاری عبدالجبار اور ناظم دفتر محمد اسلم بھٹی نے کی۔ جلوس دو میل کی مسافت طے کرتا ہوا کمیٹی گراؤنڈ میں پہنچا۔

وہاں مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ دن دور نہیں کہ جب مقبوضہ کشمیر پاکستان بن جائے گا۔ علامہ شبیر احمد عثمانی کے روحانی فرزند کشمیر پہ اسلامی علم لہرائیں گے۔ اور حکومت کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کشمیر سے اتنی بڑی تعداد میں اسرائیلی مرزائی کمانڈوز گرفتار ہونے کے باوجود حکومت قادیانیوں کو کلیدی عہدوں پہ فائز کر رکھا ہے حکومت کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ساہیوال کے سرپرست سید انعام اللہ شاہ بخاری نے کشمیر کی آزادی کے لیے دعا کی۔

قادیانیت سے اظہار لاتعلقی

کراچی۔ جناب مبشر احمد ولد سید منظور احمد شاہ نارتھ کراچی نے اعلان کیا ہے کہ میں پندرہ سال پہلے قادیانیت سے توبہ کر کے اسلام قبول کر چکا ہوں اب میرا قادیانیوں سے کوئی تعلق نہیں انہوں نے اس کا اعلان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد انور فاروقی اور دو گواہوں کی موجودگی میں کیا انہوں نے حلف نامہ برائے قبول اسلام جو کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے جاری کیا ہے اس پر دستخط کیے جس میں کہا گیا ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ہر اعتبار سے آخری نبی مانتا ہوں آپؐ کے بعد کوئی تشریعی غیر تشریعی ظلی بروزی کوئی نبی نہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمانوں پر موجود ہیں نیز حضرت امام مہدی اس امت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت سے پیدا ہوں گے۔ مرزا قادیانی اپنے تمام دعاوی میں جھوٹا یقین کرتا ہوں اور اسے کافر مرتد اور دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں میرا قادیانیوں کے کسی گروپ سے کوئی تعلق نہیں

کھنڈو میں ختم نبوت کانفرنس

کانفرنس کے بعد

دو قادیانیوں نے اسلام قبول کر لیا

وارہ (نمائندہ ختم نبوت وارہ) کھنڈو میں گذشتہ پہلی سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی۔ جس میں جمعیت علماء اسلام پاکستان کے رہنما مولانا عبدالکریم قریشی۔ مولانا میرحسن۔ مولانا عبدالحمید بلوچ۔ مولانا عبدالرزاق اور مولانا عطاءاللہ نے خصوصی خطاب کیا۔

جلسہ کے بعد دوسرے دن دو قادیانیوں نے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کیا۔ جن کے نام یہ بتائے جاتے ہیں۔ منظور احمد ابڑو اور محمد علی گورگیج۔ جبکہ کانفرنس سے کچھ دن پہلے تاج محمد ابڑو اپنے اہل خانہ کے ساتھ قادیانیت سے اسلام قبول کر چکے تھے۔

اس کے علاوہ کچھ دیگر قادیانی بھی قادیانیت سے تائب ہونے کا سوچ رہے ہیں۔

امید ہے کہ وہ بھی جلد ہی اپنے اسلام لانے کا اعلان کر دیں گے۔

واضح رہے کہ تحصیل وارہ میں علماء اسلام کی محنتوں اور کاوشوں سے تقریباً پچیس افراد قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر چکے ہیں

ظاہر شاہ نے قادیانیت سے توبہ کر کے اسلام قبول کر لیا

کراچی۔ سید ظاہر شاہ ولد سید منظور احمد شاہ نارتھ کراچی کراچی نے برضا و رغبت عالمی مجلس کراچی کے دفتر پہنچ کر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد انور فاروقی کے ہاتھ پر قادیانیت سے توبہ کر کے دو گواہوں کی موجودگی میں اسلام قبول کر لیا قبول اسلام کے بعد موصوف نے مندرجہ ذیل حلف نامہ پر دستخط کیے۔

میں خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر حلفیہ اقرار کرتا ہوں کہ میں حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر اعتبار سے آخری نبی مانتا ہوں۔ ان کے بعد کسی تشریعی غیر تشریعی۔ ظلی بروزی کسی قسم کا کوئی نبی نہیں ہے۔ میرا عقیدہ ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمانوں پر موجود ہیں۔ وہی قیامت کے قریب دوبارہ اس دنیا میں آسمانوں سے نازل ہوں گے۔ میرا یہ بھی عقیدہ ہے کہ امام مہدی اس امت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد سے پیدا ہوں گے اور عیسیٰ علیہ السلام جب آسمانوں سے نازل ہوں گے تو وہ موجود ہوں گے۔

میں فتنہ قادیانیت کے بانی آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کو اس کے تمام دعاوی میں جھوٹا یقین کرتا ہوں اور علماء اسلام کے فتویٰ کے مطابق انہیں کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج یقین کرتا ہوں۔ میں مرزا غلام احمد قادیانی کو ظلی۔ بروزی۔ مسیح موعود۔ مہدی۔ مجدد یا مُصلح ماننے والے پیروکاروں۔ قادیانی جماعت اور لاہوری جماعت وغیرہ ہر دو کو کافر یقین کرتا ہوں۔ جو ان کے کفر میں شک کرے اسے بھی کافر یقین کرتا ہوں۔ میرا ان دو جماعتوں سے عقیدہ کے لحاظ سے اور مذہب کے لحاظ سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ آئندہ ہوگا۔

میں ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم اور اپریل ۱۹۸۴ء کے امتناع قادیانی آرڈیننس کی حمایت کرتا ہوں۔ اور کرتا رہوں گا۔ بغیر کسی جبر کے یہ پڑھ کر سنایا گیا اور پڑھ کر تحریر کیا گیا۔

خوشامد اور مدح سرائی

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم خوشامدی تعریف کرنے والے کو دیکھو تو ان کے منہ میں مٹی ڈالو۔ (مسلم شریف)

خوشامد۔ چاپلوسی اور مبالغہ آمیز مدح سرائی ذلیل حرکت ہے۔ معمولی سے صلے کی امید پر ممدوح کی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملا دینا۔ سچ جھوٹ ملا کر تعریفوں کے پل باندھنا خودداری اور جواں مردی کے خلاف ہے۔ عرصہ دراز سے شاعروں کا یہ پیشہ چلا آیا ہے کہ ممدوح کی جھوٹی تعریف کرتے کرتے آسمان سے پرے لے جاتے ہیں۔ رحمتِ عالمؐ نے ایسی ہی خوشامد چاپلوسی۔ اور مبالغہ آمیز مدحت سرائی سے منع کیا ہے۔ کہ یہ غلامانہ ذہنیت ہے۔ اس سے ممدوح میں بھی غرور اور تکبر پیدا ہوتا ہے۔ جو ممدوح کے لئے ایک طرح کی موت ہے۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ غضبناک ہو جاتا ہے اور عرش کانپ جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

خبردار! فاسقوں۔ فاجروں۔ بے دینوں اور ملحدوں کی تعریف کر کے اللہ کے غضب میں نہ آئیں۔

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتِ اسلامیہ کی بین الاقوامی تنظیم

شمع ختمِ نبوۃ کے پروانے توجہ فرمائیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تنظیم ہے۔ جو امیرِ شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ نے قائم فرمائی۔ مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھریؒ نے چار چاند لگائے۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ نے اس تحریک کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔ اور اب شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی قیادت میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے خاتمہ کی مہم میں سرگرم عمل ہے۔

اسلام کی دعوت و تبلیغ، ناموسِ ختم نبوت کی پاسبانی، قادیانی فراقوں کی سرکوبی و تعاقب اور دیگر باطل قوتوں کا مقابلہ عالمی مجلس کا عظیم اور مقدس مشن ہے۔ قادیانی مرتدوں اور زندیقوں کی بیرونِ ملک سرگرمیاں بڑھ جانے کی وجہ سے عالمی مجلس کی ذمہ داریوں میں بھی کئی گنا اضافہ ہوگیا ہے اندرون اور بیرون ملک عالمی مجلس کے مبلغ، دفاتر، مدارس اور مساجد ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کیلئے شب و روز وقف ہیں۔ خصوصاً لندن میں قائم ہونے والا دفتر پوری دنیا کو کنٹرول کر رہا ہے۔ عالمی مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ روپے ہے۔ لاکھوں روپے کا عربی، اردو، انگلش اور فرینچ زبان میں لٹریچر شائع کر کے پوری دنیا میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔ قادیانیوں کے مرکز ربوہ میں جامع مسجد و مدرسہ ختم نبوت کراچی میں جامع مسجد و شاندار دفتر اور شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنۂ تکمیل ہیں۔ اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کیساتھ مقدمات کی وجہ سے بھی مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ چکی ہیں۔ ختم نبوت کی خدمت اور مالی اعانت اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور تاجدار ختم نبوۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔ آنجناب سے توقع ہے کہ آپ **اپنی زکوٰۃ صدقات، خیرات، صدقہ فطر** اور دیگر عطیات سے عالمی مجلس کی دل کھول کر امداد فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

فقیر خان محمد

ترسیل زر کا پتہ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون: ۴۰۹۷۸

کراچی کا پتہ

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۸۰۳۳۷

کراچی کے احباب الائیڈ بینک شاخ بنوری ٹاؤن اکاؤنٹ نمبر ۳۶۲ میں بھی جمع کرا سکتے ہیں۔